



# بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 3 جولائی 1997ء مطابق 27 صفر 1418 ہجری (بروز جمعرات)

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجیح	۱
۲	وقتہ سوالات	۲
۳	رخصت کی درخواستیں	۱۱
۴	زیر و آور	۱۲
۵	مشترکہ قرارداد نمبر 24 میں اب عذر الحیم مندو شیل اور سردار غلام مصطفیٰ خان ترین (قرارداد منظور کی گئی)	۷
۶	قرارداد نمبر 25 میں اب؛ اکٹر تارا چند (قرارداد منظور ہوئی)	۲۱
۷	قرارداد نمبر 26 میں اب مولانا فضیل اللہ مولانا اللہ داد خیر خواہ نے چیل کی	

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا پانچواں / بجت اجلاس سورخ ۳ جولائی ۱۹۹۰ء مطابق ۲۴ صفر ۱۴۱۸ ہجری (بروز جمعرات) بوقت سائزہ گیارہ بجے (صع) از صدارت مولوی نصیر اللہ، ڈپٹی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کونسل میں منعقد ہوا۔  
طلوتِ قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالعزیز اخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ ۝ سَمِّ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ طَ  
الْمَحْمُدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۝ إِلَيْكَ  
نَعْبُدُ وَإِلَيْكَ نَسْتَعِينَ ۝ إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْتَ  
عَلَيْهِمْ ۝ عَلَيْهِمُ الْمُغْضُوبُ عَلَيْهِمْ وَالْأَلْظَالِينَ ۝

ترجمہ: ہر طرح کی حادثیں اللہ ہی کیلئے ہیں جو تمام کائنات خلقت کا پروردگار ہے جو رحمت والا ہے۔ اور جس کی رحمت تمام خلوقات کو اپنی بخششوں سے ملا مل کر رہی ہے۔ جو اس دن کا ہاک ہے جس دن کاموں کا بدل لوگوں کے حصے میں آئے گا۔ (خدایا) ہم صرف تیسی ہی بندگی کرتے ہیں اور صرف تو ہی ہے جس سے (اپنی ساری انتیاجوں میں) مدد مانگتے ہیں، (خدایا) ہم پر (سعادت کی) اسید ہی راہ کھوں دے۔ وہ راہ جوان لوگوں کی راہ ہوئی جن پر تو نے انعام کیا ان کی نہیں جو پھٹکارے گئے اور نہ ان کی جو راہ سے بھٹک گئے۔ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ

## وقفہ سوالات

جناب ڈپٹی اسپلیکر اب وقفہ سوالات ہے۔ پہلا سوال نمبر ۱۲ میر عبدالکریم نوшیروانی صاحب کا ہے۔ دریافت فرمائیں۔

۱۲ میر عبدالکریم نوшیروانی

کیا وزیر آپاشی و برقيات ازارة کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۹۶-۱۹۹۵ء کے دوران جوئے گل محمد فلذ ایریگیشن اسکیم خاران کا باقاعدہ نینڈر ہوا تھا۔ اور ٹھیکیدار نے ورک آرڈر WORK ORDER حاصل کرنے کے بعد سائیڈ پر مشینسری پہنچا کر کام بھی شروع کروایا تھا۔ لیکن محمد کے حکام بالا کی ملی بھگت سے مذکورہ اسکیم پر کام بند کروایا گیا۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ اسکیم پر جاری کام کو بند کروانے کی کیا وجہات ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

## وزیر آپاشی و برقيات

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ ۱۹۹۵-۹۶ء کے دوران جوئے گل محمد فلذ ایریگیشن اسکیم کا باقاعدہ نینڈر ہوا تھا۔ اور ٹھیکیدار کو ورک آرڈر مورخ ۹۵-۶-۵ کو صتم آپاشی مستونگ نے کام کو ۳۴۵ دن کے اندر کمل کرنے کے لئے جاری کیا تھا۔ لیکن ٹھیکیدار کی عدم قوچی کی وجہ سے اس اسکیم کو وقت مقررہ کے دوران کمل نہیں کیا جاسکا۔

(ب) ٹھیکیدار محمد کی جانب سے زبانی و تحریری متعدد نوٹس کے اجراء کے باوجود کام کو وقت مقررہ پر کمل نہیں کر سکا۔ یہ درست نہیں کہ اسکیم پر محمد کے حکام بالا کی ملی بھگت سے کام بند کرایا گیا ہے بلکہ حقیقت میں مخصوص جو عالی بینک کے تعاون سے جاری تھا۔ کی مقررہ شدہ معیاد ختم ہو گئی تھی اس لئے اس اسکیم پر کام جاری نہیں رکھا جاسکا۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ اگر کوئی ضمی سوال ہو؛

عبدالرحیم خان مندو خیل یہاں سوال نمبر ۱۲ کے جواب میں ہے کہ ۱۹۹۵ء

۱۹۹۶ کے دوران کی گل محمد کا اسکمیم مینڈر ہوا تھا پھر اس پر مذکورہ ٹھیکیدار نے کام نہیں کیا اور اس نے اسکمیم پر کام جاری نہ رکھا جا سکا اب اس کی کیا پوزیشن ہے یعنی اس پر جو کام ہوا ہے مزید کام کے بارے میں کیا آپ اس کام کو جاری رکھیں گے یا نہیں۔ حاجی بہرام خان اچکنی (وزیر ملکہ ایریگیشن) جتاب اپنی بینک کے تعاون سے تھا اس کی جو ایگرمنٹ میں ۳۴۵ دن تھے اور ایگرمنٹ کے روح سے ٹھیکیدار کام شروع نہیں کر سکا تو عالی بینک نے وہ رقم والہ لی یہ ADP کی اسکمیم نہیں تھی کہ ہم اس کو جاری رکھے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل یہ تمام پیسے والیں کیا یعنی اسکمیم پر کام ہی نہیں ہوا۔

حاجی بہرام خان اچکنی (وزیر ایریگیشن) نہیں ہوا۔ درک آرڈر تو واقعی issue ہوا تھا جو اس کے عین سو پیشستھ دن معیاد دی ہوئی تھی اس معیاد میں اس نے کام شروع نہیں کیا جو کچھ کام ہوا تھک ہے باقی کام اس نے مکمل نہیں کر سکا جو agreement تھی وہ ختم ہو گئی عالی بینک تو ایسے نہیں ہے کہ ہم لوگوں کو عین مسیدہ معیاد دیں اور دو سال تک اس کو چلاتے رہیں وہ اپنے اصول پر چلتے ہیں جو اس کے معیاد ہوتے ہیں۔

جتناب ڈپٹی اسپلیکر سوال نمبر ۱۸۲ میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب۔ (میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کی عدم موجودگی میں عبدالرحیم خان مندو خیل نے سوال پوچھا۔)

عبدالرحیم خان مندو خیل سوال نمبر ۱۸۲۔

۱۸۲ میر عبدالکریم نوشیروانی

کیا وزیر آپاشی و بر قیات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

یکم جولائی ۱۹۹۶ سے لے کر اب تک صوبہ میں مذکورہ ملکہ کے تحت مکمل شدہ وزیر تکمیل اور زیر تجویز مختلف ایریگیشن اسکمیمات اور بندات کی مطلع وار تفصیل دی جائے۔ نیر کویت فنڈز کے تحت مکمل کئے گئے بندات کی تفصیل بھی دی جائے۔

## وزیر آپاشی و برقيات

سوال ہذا کا جواب انتہائی صحیم ہے لہذا اسکی لاہبری میں ملاحظہ فرمائیں۔

حاجی ہب رام خان اچکنی (وزیر حکومہ ایر پلیشن) جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جواب ڈپٹی اسپیکر جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ اگر کوئی ضمنی سوال ہو۔

سوال نمبر ۲۲ میر جان محمد خان جمالی صاحب (میر جان محمد خان جمالی کی عدم موجودگی میں سعید احمد باشی نے سوال پوچھا)

سعید احمد باشی سوال نمبر ۲۲۔

۲۲ میر جان محمد خان جمالی کیا وزیر آپاشی و برقيات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) ۲۱ فوری ۹۹ء تا ۲۸ مئی ۹۹ء کے دورانِ محمد مطلقہ اور اس کے زیر انتظام مسلکہ حکومہ جات / پرو جیکس (اگر ہوں ایں کتنے گردی، اد بالا آفیسران کے تبادلے کر دیتے گے) میں ان کے نام، عمدہ، مقام تبادلہ اور مقام و عمدہ تھینٹنی کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ بالا تبدیل کردہ آفیسران اپنے آسامیوں پر کتنے عرصہ سے تعینات تھے۔ اور اپنے پیشہ و آفیسران و اہلکاران سے چارج لینے والے طاز میں کی آبائی ضلع و رہائش کی تفصیل بھی دی جائے۔

(ج) مذکورہ تبادلوں میں اُ۔ اے اور ڈی۔ اے کی میں کل کس قدر رقم ادا کر دی گئی ہے۔ نیز ہر آفیسر کو ادا کردہ سفر خرچ کی علیحدہ علیحدہ رقم کی تفصیل بھی دی جائے۔

## وزیر آپاشی و برقيات

(الف) سورخ ۲۱ فوری ۱۹۹۸ء تا ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کے دورانِ محمد آپاشی و برقيات اور اسی کے زیر انتظام مسلکہ حکومہ جات، مسلکہ حکومہ جات / پرو جیکس میں گردی، اد بالا آفیسران میں سے کسی کا تبادلہ نہیں کیا گیا۔

(ب) چونکہ (الف) کا جواب نفی میں ہے اس لئے "ب" کا جواب بھی نفی میں تصور کیا جائے۔

(ج) چونکہ الف اور ب کا جواب نفی میں ہے اس لئے رج کا جواب بھی نفی میں تصور کیا جائے۔

**وزیر حکمہ آپاٹی و برقيات** جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جتناب ڈپٹی اسپیکر** جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ اگر کوئی ضمنی سوال ہو۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل** جتاب اس میں انہوں نے گریڈ، اور above کا لکھا گیا ہے جیسا کچھ دنوں یہ آتا باکہ انہوں نے تمام گریڈ کا ماٹھا ہے گریڈ، اور above کا تو صرف نہیں ماٹھا اس سے نیچے والے گریڈز کے بھی ملے گئے ہیں سوالات میں جان محمد صاحب نے یہ بتایا۔

**وزیر حکمہ آپاٹی و برقيات** جتاب اسکلی سے ہمیں گریڈ، اور اوپر والوں کے

**شیخ جعفر خان مندو خیل** نہیں نہیں اگر آپ اسکلی question دکھ لیں اس کی فوٹو کا لی تکوئیں اس میں گریڈ ایک سے لے کر above کا ہے گریڈ سترہ سے نہیں ہے۔

**وزیر حکمہ آپاٹی و برقيات** ہمیں جو سوال ملا ہے اس میں گریڈ، اور اس سے اوپر والوں کا۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل** آپ کے پاس ٹالید بھی آیا ہو مجھے اس پر اعتراض نہیں لیکن basic question اسکلی میں داخل کیا گیا ہے اس میں نچلے گریڈ کا بھی ہے بلکہ اسی طرح دوسرے نیپارٹمنٹس میں انہوں نے یہ کیا ہے کہ سترہ اور above کا غالباً رحیم صاحب کا question کے ساتھ بھی بھی کیا گیا ہے کہ سترہ اور above از خود انہوں نے کر دیا ہے۔ یہ تو change نہیں کر سکتے ہیں۔

**مولانا امیر زمان** اس بارے میں میرے خیال میں اسپیکر صاحب کی روٹنگ موجود

ہے یہ جو عبدالرحیم صاحب کے سوالات ہیں اور جو یہ موجودہ سوالات ہیں اس میں ظلمی یقیناً ہوا ہے اس کو دوبارہ لایا جائے۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل** ہاں میں اپنے صاحب سے request کروں گا کہ ان سوالات کو pending کر دیا جائے تمام کا نکشت جواب دیا جائے بہر حال جہاں تک یہ جواب ہے اس سے ہم مطمئن ہے کہ بہتر ہوا کہ کوئی رُنا فرماں طرح غیر ضروری نہیں ہوا۔ لیکن اس سے نچے کے گردیز کے سوالات کے جوابات آتا چاہیے اپنے صاحب آپ سے request کرتے ہیں کہ آپ روٹگ دیں کہ یہ سوالات کب آئیں گے دوبارہ اصل صورت میں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** جب موصول ہو جائے ان کے جوابات سوالات میں بھی کچھ غلطیاں ہیں جن کی نشاندہی کی گئی ہے افشاء اللہ جب بھی موصول ہو گا تو پیش ہو جائیں گے۔  
**شیخ جعفر خان مندو خیل** جب سے کیا مراد لایا جائے اس کے لئے کوئی تام پیریڈ مقرر کیا جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** کوشش کریں گے اسی اجلاس کے دوران جوابات آجائیں۔  
**شیخ جعفر خان مندو خیل** ہاں یہ بہتر ہو گا کہ اسی اجلاس میں آجائیں۔

Thank You Sir.

**جناب ڈپٹی اسپیکر** سوال نمبر ۱۸۰ میر عبدالکریم نوшیروانی (مذکورہ رکن کی عدم موجودگی میں عبدالرحیم خان مندو خیل نے سوال پوچھا)۔

**عبدالرحیم خان مندو خیل** سوال نمبر ۱۸۰

۱۸۰ میر عبدالکریم نوшیروانی کیا وزیر جنگلات از رہا کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

صوبہ میں ڈسٹرکٹ فارست آفیسرز (DFO) اکی کل کس قدر آسامیں موجود ہیں۔

نیز ان کی صلح وار (Tenure) کیا ہے۔

**وزیر جنگلات** محمد جنگلات میں ڈسٹرکٹ فارست آفیسر کو ڈیویٹل فارست آفیسر بخت

ہیں فارسٹ آفیسر (DFO) کی آسامیوں کی کل تعداد ۱۸ ہے جو کہ مندرجہ ذیل اطلاع میں  
واقع ہیں۔

نمبر شمار	ڈسٹرکٹ	عرصہ	سال
۱-	ڈی ایف او کوئٹہ رچانی فارسٹ ڈیزین	ڈی ایف او کوئٹہ	۳ سال
۲-	ڈی ایف او بیدایت آگوئٹہ	ڈی ایف او	۳ سال
۳-	ڈی ایف او پلانگ کوئٹہ	ڈی ایف او	۳ سال
۴-	ڈی ایف او رپبلک ریلیشن آفیسر کوئٹہ	ڈی ایف او	۳ سال
۵-	ڈی ایف وائلڈ لائف کوئٹہ	ڈی ایف او	۳ سال
۶-	ڈی ایف او پشین	ڈی ایف او	۳ سال
۷-	ڈی ایف او ٹوب	ڈی ایف او	۳ سال
۸-	ڈی ایف او لورالانی	ڈی ایف او	۳ سال
۹-	ڈی ایف او زیارت	ڈی ایف او	۳ سال
۱۰-	ڈی ایف او ڈیرہ مراد جمالی	ڈی ایف او	۳ سال
۱۱-	ڈی ایف او ڈیرہ اللہ یار	ڈی ایف او	۳ سال
۱۲-	ڈی ایف او بسی	ڈی ایف او	۳ سال
۱۳-	ڈی ایف او کولو	ڈی ایف او	ڈیزین سال
۱۴-	ڈی ایف او ڈیرہ گنجی	ڈی ایف او	ڈیزین سال
۱۵-	ڈی ایف او خضدار	ڈی ایف او	۳ سال
۱۶-	ڈی ایف او او تھل	ڈی ایف او	۳ سال
۱۷-	ڈی ایف او اقلات	ڈی ایف او	۳ سال
۱۸-	ڈی ایف او تربت	ڈی ایف او	۳ سال

وزیر حکمہ آبپاشی و برقيات جاب اسکيکر جواب پرحا ہوا تصور کیا جائے۔

**جواب ڈپٹی اسپیکر** جواب پوچھا ہوا تصور کیا جائے اگر کوئی ضمنی سوال ہو۔  
سوال نمبر ۱۸۱ میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب (مذکورہ میر کی عدم موجودگی میں  
عبدالرحیم مندو خیل نے سوال پوچھا)

**عبدالرحیم خان مندو خیل** سوال نمبر ۱۸۱۔

**۱۸۱ میر عبدالکریم نوشیروانی**

کیا وزیر جنگلات از ارادہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال ۱۹۹۶ء تا ۱۹۹۸ء کے دوران گرید ۱۲ کی خالی اسامیوں پر کل کس قدر افراد  
تعینات کئے گئے ہیں۔ نیز ان تعینات کردہ افراد کے نام بعد ولدیت کی مطلع وار تفصیل دی  
جائے۔

### وزیر جنگلات

سال ۱۹۹۶ء تا ۱۹۹۸ء کے دوران گرید ۱۲ کے کل ۱۸ افراد تعینات کئے گئے ہیں  
جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام آسامی و گرید	تعینات کندہ	محل تعیناتی
۱۔	سب ذوبیح آفسر	شرف الدین ولد شہاب الدین	کوئٹہ

وائلہ لائف بی۔ ۱۴

- |                        |                            |               |    |
|------------------------|----------------------------|---------------|----|
| جو نیز کلرک بی۔ ۵      | سیف الرحمن ولد عزیز الرحمن | کوئٹہ         | ۰۲ |
| املاک اسٹٹنٹ بی۔ ۵     | علقت رسول ولد غلام رسول    | کوئٹہ         | ۰۳ |
| شیوب ولیں آپریٹر بی۔ ۵ | محمد طاہر ولد سرور خان     | کوئٹہ         | ۰۴ |
| فارست گارڈ بی۔ ۲       | قدا محمد ولد شیر محمد      | کوئٹہ         | ۰۵ |
| چوکیدار بی۔ ۱          | مصطفیٰ خان ولد جمعہ خان    | کوئٹہ         | ۰۶ |
| ناسپ قاصد بی۔ ۱        | محمد انور ولد محمد نور     | کوئٹہ         | ۰۷ |
| فارسٹر بی۔ ۴           | میان خان ولد شاہ محمد      | ڈیرہ اللہ یار | ۰۸ |

نمبر شمار	نام آسامی و گردید	ضلع تعینات کننده
۹	جونیر کلرک بی۔ ۵	لور الائی
۱۰	محمد طریف ولد محمد خان	لور الائی
۱۱	عسید اللہ ولد قلندر خان	قلات
۱۲	محمد پناہ ولد فیض محمد	فارست گارڈ بی۔ ۲
۱۳	محمد اسلم ولد نور خان	بی
۱۴	یار محمد ولد شیر محمد	بی
۱۵	علی نواز ولد پیر محمد	بی
۱۶	غلفر اللہ ولد محمد اکبر	ثوب
۱۷	تازہ خان ولد جمعہ خان	فارست گارڈ بی۔ ۲
۱۸	خدائے رحیم ولد نصیب	ثوب
۱۹	گل آدم ولد دیوائے	ثوب
۲۰	حکیم واچر بی۔ ۱	جتناب ڈپٹی اسپیکر
۲۱	سوال نمبر ۲۲۲ میر جان محمد جمالی صاحب کا ہے۔	سوال نمبر ۲۲۲ میر جان محمد جمالی
۲۲	مذکورہ ممبر کی عدم موجودگی میں عبدالرحیم مندوخیل نے سوال پوچھا۔	مذکورہ ممبر کی عدم موجودگی میں عبدالرحیم مندوخیل نے سوال پوچھا۔

### ۲۲۲ میر جان محمد خان جمالی

کیا وزیر جنگلات و ماحولیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) ۲۱ فروری، ۹۹ء تا ۲۸ مئی، ۹۹ء کے دوران ٹھکرہ متعلقہ اور اس کے زیر اختیام تمام فسلکہ ٹھکرہ جات، پرو جنکس، (اگر ہوں) میں کتنے گریدی، اور بلا آفسران کے تباہی کر دیئے گئے ہیں ان کے نام عمدہ مقام تباہی اور مقام و عمدہ تعیناتی کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ بلا تبدیل کردہ آفسران و اہلکاران اپنے آسامیوں پر کتنے عرصہ سے تعینات تھے۔ اور اپنے پیشو و آفسران و اہلکاران سے چارج لینے والے ملازمین کی آبائی ضلع وار رہائش کی تفصیل بھی دی جائے۔

(ج) مذکورہ تباہلوں میں میں اسے اور میں اسے کی مدد میں کل کتنی رقم ادا کر دی گئی ہے

نیز ہر آفیسر کو ادا کردہ سفر خرچ کی علیحدہ علیحدہ رقم کی بھی تفصیل دی جائے۔

## وزیر جنگلات

۲۱ فروری ۱۹۹۰ء تا ۲۸ مئی ۱۹۹۰ء کے دوران ٹھکرہ جنگلات کے گردی، ادالہ آفیسران کے تباولے کے گئے ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار نام آفیسر بعد مقام تباولہ و مقام تبدیل کردہ چارج یعنی  $\frac{1}{2}$  اے اور ذی اے  
عمر و گردی و عدمہ تعیناتی آفیسر کی دالے آفیسر کی کی مد میں جتنی رقم  
تعیناتی کی مدت آبائی ضلع ادا کی گئی  
و باش

- |                                  |                 |                                |                                   |                    |                   |
|----------------------------------|-----------------|--------------------------------|-----------------------------------|--------------------|-------------------|
| ۱۔ مسٹر جیب اللہ ذی ایف او کوئٹہ | کوئٹہ           | ذی ایف او (بی-۱۸) سے ذی ایف او | (بدایات اوفicer)                  | ناٹلم اعلیٰ جنگلات | کوئٹہ             |
| ۲۔ مسٹر محمد یوسف ذی ایف او      | زیارت - ۱۱۰۰۰/- | ذی ایف او (بدایات اے           | (بی-۱۸) ذی ایف او زیارت           | ذی ایف او          | ذی ایف او (بی-۱۸) |
| ۳۔ مسٹر انعام اللہ ذی ایف او     | زیارت سے ۹۶۰/-  | ذی ایف او                      | ذی ایف او (بی-۱۸) ذی ایف او کوئٹہ |                    |                   |

وزیر حکمہ آبپاشی و برقيات جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ کوئی صنی سوال اگر ہو۔

سوال نمبر ۲۲۳ میر جان محمد خان جمالی صاحب (مذکورہ ممبر کی عدم موجودگی میں عبدالرحیم خان مندو خیل نے پوچھا)

عبدالرحیم خان مندو خیل سوال نمبر ۲۲۳

وزیر حکمہ آبپاشی و برقيات جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جواب پڑھا ہوا تصور کی جائے۔ کوئی صنی سوال اگر ہو۔

عبدالرحیم خان مندو خیل یہ سوال بھی ایسا ہے جیسا کہ سوال نمبر ۲۲۳ تھا پچھلا سوال جو ہوا تھا سوال نمبر ۲۲۲ کا اسی قسم کا ۲۲۳ بھی گریڈ ایک سے گریڈ سترہ اور اس سے بالا کے سب کے لئے ٹرانسفر کی بات کی ہے لیکن یہاں صرف گریڈ سترہ اور گریڈ سترہ سے بالا کے آخران کے ٹرانسفر کی بات یعنی یہ سوال بھی اسی طرح ہے جب اسپیکر اس کے لئے بھی وہی روٹنگ دی جائے کہ اس سینئر میں جواب دلوادیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر انشاء اللہ کوشش کریں گے۔ رخصت کی درخواست اگر کوئی ہے تو سیکرٹری صاحب پڑھیں۔

(رخصت کی درخواستیں)

آخر حسین خاں (سیکرٹری اسمبلی) میر عبدالغفور ہمی صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے۔ کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی میر محمد علی رند وزیر خوراک نے سرکاری مصروفیات کی بناء پر آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

**سیکر ٹری اسپلی** سردار محمد صلی بھوتانی صاحب نے نجی مصروفیات کی بناء پر آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپلیکر** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔  
(رخصت منظور کی گئی)

**سیکر ٹری اسپلی** میر ظمور حسین خان تحسوسہ صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپلیکر** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔  
(رخصت منظور کی گئی)

**سیکر ٹری اسپلی** میر اسرار اللہ زہری صاحب وزیر بلدیات نے سرکاری مصروفیات کی بناء پر آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپلیکر** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔  
(رخصت منظور کی گئی)

**جناب ڈپٹی اسپلیکر** تحریک اتحاد نمبر ۲ مجاہد عبدالرحمٰن مندو خیل صاحب موصول ہوئی ہے جو کہ تحریک کی رحماندی سے یہ تحریک اتحاد سورخ ۲ جولائی کے اجلاس میں پیش کی جائے گی۔ اب زیر و آور پر اگر کوئی بولا چاہے آدمی گھنٹے کے لئے۔

**میر محمد اسلام لکھی** جناب اسپلیکر قرارداد نمبر ۲ ہے جناب میر عبدالکریم نو شیروالی کی طرف سے اس میں یہ ہے کہ ہمارے بحث میں ہے کہ کانٹوں کو ڈگری کا درجہ دیا گیا ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپلیکر** جناب ابھی تک باری نہیں آئی ہے اس قرارداد کی۔

**جناب لبسم اللہ خان کاکڑ** جناب اسپلیکر کل کے تمام قومی اخبارات میں پلے صفحے پر بہت بڑی خبر تھی ہے جو کہ مرکزی وزیر داخلہ نے دی ہے کہ ملک میں اسکے پے پابندی میں سب سے بڑی رکاوٹ بلوجھان اور صوبہ سرحد کی حکومتیں ہیں اور ان کا موقف یہ ہے کہ

اسکے لئے کہ پھرنا اور اسکے رکھنا یہ ہماری روایات کا حصہ ہے جناب اپنے اس پورے ملک میں اور بالخصوص بلوچستان میں امن و امان کا مسئلہ سب کے سامنے ہے ہماری گورنمنٹ کی ترجیحات میں سب سے پہلی ترجیح صوبے میں امن و امان کے حوالے سے تھی جب تک اسکے پے پابندی نہیں لگائی جائے گی اسکے لئے کہ چلنے پے پابندی نہیں ہوگی تو امن و امان کا تصور کیے ہو گا اور پھر آجھے دونوں ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے اسی فلور پے اعلان کیا تھا کہ اسکے لئے کہ بالخصوص غیر قانونی اسکے لئے کہ چلنے پے پابندی لگا بہوں اور وہ اقدامات کر بہا ہوں جو کسی کے تصور میں نہیں ہوگی تو کیا یہ جو نیشنل اخبارات میں ہماری تصویر یہ ابھری ہے کہ ہماری وجہ سے پورے ملک میں اسکے لئے اور جس سے لوگ مر رہے ہیں میں چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت اس چیز پے اپنی پوزیشن واضح کرے کہ بلوچستان کیونکہ اس سے یہ تاثر ملا ہے کہ پورے ملک میں بدامنی ہوگی بلوچستان کی وجہ سے ہم اسکے پابندی نہیں لگائے ہیں لہذا ملک میں جو بھی بدامنی ہوگی بالواسطہ وہ ہمارے سر توپی جائے گی میں حکومت سے یہ گزارش کروں گا کہ اس محلے پے بلوچستان کے مفاد کے خاطر اور بلوچستان کے صحیح اور درست تاثر قائم کرنے کے لئے وضاحت کریں دوسرا بات یہ ہے جناب اپنے کہ ایک دفعہ پھر اس صوبے میں آئے کا مسئلہ اٹھا ہے اور آٹا منڈگا ہو رہا ہے باہما اس اسلامی میں یہ مسئلہ اٹھا ہے کہ جو ہم نے معلومات حاصل کی ہمیں یہ کوئی نہیں بتا رہا کہ یہ بھرمان کیوں پیدا ہوا ہے آج وہ کہتے ہیں کہ ڈیلی پندرہ ہزار یوری آٹا بلوچستان آتا ہے اس کے باوجود آپ کوئندہ شر سے لفک تو آٹا ایک ہزار گیارہ سوروپے یوری ہے یہ ہمیں نہیں بتایا جا رہا ہے کہ پنجاب میں آٹا کس قیمت پے خریدا جاتا ہے اور یہاں پے اس کی قیمت فروخت کیا ہو گی کھلی چھٹی ہے جتنے میں جو لایا کوئی ایک اندازے کے قریب ابھی تک ۲۲ لاکھ یوری آٹا پنجاب سے خریدا گیا ہے ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں بتایا جائے کہ یہ کس کے ذریعے خریدا گیا ان کو کس نے قسم کیا یہ ہمیں معلومات چاہیے اس کھلی عوام کو ان محکمکاروں یا المؤمنے والے لوگوں کے سامنے اس طرح بن لیں کر کے جو ہم نے

پھیلکا ہے کہ جتنے میں ان کی مر جنی ہو اور یہ جو ہے ایڈنسٹریشن کے رول پے مسئلہ اٹھایا ہے  
 کہ آپ کے کھش اور ذی سیز جو پرمث ایشو کرتے ہیں کوئی چیز نہیں ہے ان کی مشاہد کی  
 بات ہے کہ مسٹر ایکس کو پچاس ہزار یوری آئے کا پرمث دیا مسٹروالی کو یہ دیا یہ وہ لوگ  
 ہوتے ہیں جن کو گھمہ خوارک یا فوڈ ڈسٹری بیوشن سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور یہ ایک  
 بست بڑی کرپشن کی بنیاد ہتی ہے جو اس وقت عام تاثر یہ ہے کہ ہر ذی ہی ڈیلی ہر کھش ڈیلی  
 اس سے ایک لاکھ روپے تک کما رہا ہے پرمث کے وصولی پے اور عام لوگوں کے پرمث  
 ان سے لے کے پس پویگی پیدا کر کے فروخت کیے جا رہے ہیں اور کوئی شریں چاہتا ہوں کہ  
 حکومت آئے کے اس پے جو عام لوگوں کی ضرورت ہے اور جو عام تاثر ہے انتظامیہ کو یا تو الگ  
 کیا جائے یا انتظامیہ کے لئے خطوط استوار کیا جائے کہ ان کے پاس کیا چیز ہے رابداریاں  
 ایشو کرنے کا اور ہنگاب سے آٹالانے کا اور یہ بتایا جائے کہ دبائ آئے کی قیمت خرید کیا ہے اور  
 یہاں لوگوں کو آٹا فروخت کرنے کے کیا قیمت کا تعین ہے اس طرح خدا کے لئے اس غریب  
 صوبے کے غریب لوگوں کو چند ٹھیروں چند ٹھیکیداروں اور یہ جو انتظامیہ ایک تو درخواست یہ  
 ہے کہ خدا کے لئے اس انتظامیہ کو درمیان سے یہ فوڈ سے بٹ کے یہ ایک اور دھنده شروع  
 ہو گیا ہے میں چاہوں گا کہ گورنمنٹ اس مسئلے کا سمجھیگی سے فوٹس لیں۔ تکریہ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر جناب جعفر خان مندو خیل صاحب۔**

**شیخ جعفر خان مندو خیل**      بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ تکریہ جناب اسپیکر صاحب  
 آج زیر و آور پر میں بھی جو بسم اللہ الرحمن الرحيم صاحب نے پوانت آؤٹ کیا ہے یہ آئے کی مسئلگ  
 کے متعلق میں بات کرنا چاہتا تھا کیونکہ بلوچستان میں ہم ایک خیر رقم خرچ کر رہے ہیں  
 سب سیڈی کی مد میں پچھلے سال، ۱۹۷۰ کروڑ روپے کے قریب ہم لوگوں نے خرچ کیا سب سیڈی کی مد  
 میں جو ہم فوڈ کے ٹھیکیداروں کو دیتے ہیں کہ وہ گندم ہنگاب یا کراچی سے سپالی کر کے کوئی نہ  
 صوبے کے دوسرے حصوں میں پہنچا کر کے لوگوں کو ارزان نرخ پے آٹا فراہم کریں تاکہ ایکوں  
 پالیسی پورے ملک میں جس نرخ پے ہنگاب میں آٹا فروخت ہو رہا ہے اسی نرخ پے چنی میں ملے

اسی نرخ پر مکران میں ملے اس پالیسی کے تحت اس سال بھی ۸۵ کروڑ روپے رکھے گئے ہیں اور وہ خرچ ہو رہے ہیں اس کے مقابلے فیڈرل گورنمنٹ جو اسپورٹ کرتی ہے اس پر کم سے کم ادھی قیمت میں وہ دیتی ہے پر انفل گورنمنٹ کو وہ ایک بہت بڑی خطیر رقم اربوں کے حساب سے چالیس ارب ہے یا کتنا ہے اس میں زرمباولہ خرچ ہوتا ہے پھر اس میں اربوں کے حساب سے جو ہے سب سیڈی وہ دیتے ہیں آزاد ان نرخ پر گندم فراہم کرنا گورنمنٹ نے پانچ ایک پروگرام بنایا ہے جس میں صوبائی حکومت ایک خطیر رقم خرچ کرتی ہے اور فیڈرل حکومت بھی ایک خطیر رقم خرچ کرتی ہے لیکن وہ آنماجہ اور حر آجائتا ہے خصوصی طور بلوجستان میں فرشتہ میں بھی یہ باعث ہو رہی ہیں لیکن خاص طور میں چونکہ بلوجستان کی حکومت سے یہ بات تعلق رکھتی ہے میں بلوجستان کا ہی ذکر کروں گا کل میرے ساتھ لوگ ملے تھے محمد شاہ مردانزی صاحب جو پرانے ایم، پی۔ اے ہے ہمارے اور اس علاقے کے محترم بھی ہے انہوں نے یہ بتایا کہ صرف بادیتی کے راستے جو روزانہ ۲۰ روپے ڈرک آتا جو ہے وہ سمجھل ہو رہا ہے اور انتظامیہ کی پشت پناہی میں کچھ کو پرست ایشو ہو رہے ہیں کچھ کو ڈائرکٹ پر ڈرک جو ہے وہ پیسے ادا ہو رہے ہیں اس نے جو بتایا کہ کچھ ہزار روپے پر ڈرک مہانہ دیتا ہے آگے کوئی چین ہزار پر ڈرک وہ چین کے اوپر انہوں نے ایک نائب تحصیلدار بٹھایا ہوا ہے یہ بتایا بھی کہ نائب تحصیلدار بادیتی کا جو ہے وہ اس سے یہ پیسے وصول کرتا ہے اور آگے یہ ڈرک اسکل ہوتے ہیں افغانستان پلے جاتے ہیں یعنی کہ اس وقت Wheat deficate province بھی ہے Wheat deficate ملک بھی ہے اس ملک میں لوگوں کو بارہ سو روپے آنامل بہا ہے اس کے باوجود بھی آٹا جا رہا ہے افغانستان - افغانستان حکومت اگر کچھ کرتی ہے تو آئٹے کے لئے ان کی اپنی ذمہ داری بنتی ہے ہر حکومت کی اپنی ذمہ داری بنتی ہے ہم لوگ جو سب سیڈی Pay کر رہے ہیں وہ اسی عوام کے نیکسے وہ سب سیڈی Pay ہو رہی ہے وزیر اعلیٰ اختر جنگل صاحب اپنی جیب سے وہ سب سیڈی Pay نہیں کر رہے ہیں نہ نواز شریف صاحب اور حسین آباد میں یا ملک میں جو سب سیڈی Pay کر رہے ہیں وہ بھی اپنے جیب سے نہیں Pay کر رہے ہیں یہ

پہلک کے جو نیکزہ میں ان سے یہ پہیے جاتے ہیں اسی طرح چن قلعہ عبد اللہ کے راستے بھی اگر آپ اخبارات کے تراش دکھ لیں ہزاروں کے حساب سے ٹرکوں کی سُنگل ہو رہی ہے اور ہمارا آٹا جو ہمارے صوبے کے لئے آتا ہے وہ ادھر جا رہا ہے جب کہ صوبے کے باشندوں کو آٹا ہزار روپیہ یا بارہ سو میں بوری مل رہا ہے اگر یہی حالت ہم نے کٹرول نہ کی تو میں سمجھا ہوں کہ ایسا وقت آئے گا کہ آپ کو دو ہزار روپے بوری بھی اس صوبے میں نہیں ملے گی اس میں باقاعدہ حکومت کے اہلکار ملوث ہیں پرمت بھی دیتے ہیں پرمت کے بغیر بھی ان کو جانے کی اجازت دیتے ہیں اور بارڈر کے اوپر ایف سی کی ذمہ داری ہے ایف سی بھی اس میں ملوث ہو جاتی ہے۔ وہ بھی اپنا نکیش لے کر کے ان کو سرحد پار جانے دیتے ہیں اس وقت اس پورے رہ چکا میں یہ حالت ہے کہ آٹا صرف پاکستان میں سنتا ہے افغانستان میں منگا ہے اندیا میں منگا ہے اس کے بعد سینٹرل ایشیون جو شہیت میں ان سب میں منگا ہے یہ ہمارا آٹا صرف افغانستان نہیں افغانستان سے آگے سینٹرل ایشیاء تک جاتا ہے پھر سال کی حالت آپ نے دیکھی کہ لوگوں کو آٹا وصول نہیں ہو رہا تھا سکاردنی میں کر کے گندم ملا کر کے لوگوں کو دو ہزار ہزار بارہ بارہ پندرہ پندرہ سو روپے بوری دے رہے تھے اگر یہی حالت رہی اور ہم نے اس پر کٹرول نہیں کیا تو میں سمجھا ہوں ایک ایسا بحران آئے کا آجائے گا کہ آپ اس کو کٹرول نہیں کر سکیں گے اسپورٹس اس کا حل نہیں ہے آپ جتنا بھی اسپورٹ کریں گے اگر آپ بارڈر کو سیل نہیں کریں گے تو یہ ادھر سے جاتا رہے گا ابھی آپ دیکھیں کوئی میں ایسے تاجر ابھر آئے ہیں جو کہ کبھی انہوں نے یہ گندم کا کام ہی نہیں کیا تھا لیکن آج کروڑوں روپے اس میں انویسٹ کر رہے ہیں اس خاطر کہ گندم کو ٹاک کر لیں کہ بھی جب گندم کی shortage آئے گی تو اس گندم کو ہم عوام کے اوپر ڈبل رنچ پر بسیچیں گے یا اس کو افغانستان سُنگل کر دیں گے اس میں باقاعدہ ذی سی involve ہیں ذی سی پرمت بھی دیتے ہیں ذی سی پرمت کے بغیر بھی ان کو لے جاتے ہیں سینٹرل نمبر پر ایف سی انوالو ہے اتنی بڑی تعداد میں جوان کو بارڈر پر رکھا گیا ہے انہوں نے بھی کوئی باضابطہ چیکنگ اس کی نہیں

کی یہ آج کے اخبار کو اگر آپ دیکھ لیں اس میں میرے خیال میں کوئی چار پانچ مرتبہ اس کا ذکر کیا گیا ہے مختلف لوگوں کی طرف سے بیانات آئے ہیں کہ آئے کی جو سملنگ ہے وہ بہت زیادہ تعداد میں ہو رہی ہے ایک میں پڑھ کر آپ کو سنائے ہوں۔ محمد خوراک نے کوئی کے فلور ملوں کو گندم کا کوئی دینے سے الکار کر دیا پندرہ ہزار یوری گندم اسچل پر مشون کے ذریعے صوبے میں لائی جا رہی ہے لیکن زیادہ تر سملنگ ہو جاتی ہے یہ محمد خوراک کا وضاحت ہے غالباً جو آیا ہے یا شاف روپورٹ کی طرف سے ایک بیان آیا ہے اسی اخبار میں مختلف جگہوں پر مختلف آیا ہے یہ بھی سے دیا ہے کہ وہاں سے آتا سملنگ ہو رہا ہے لیکن کوشش ناکام بنا دی ایک جگہ پر اسی طرح آج کے اخبار میں دو عنین اور بھی بیان آئے کی سملنگ کے متعلق لگے ہیں اور ایک میں ریکارڈ ہیش کرنا چاہوں گا بلکہ اس کا میں اسکلی کا ریکارڈ بنانا چاہوں گا اس پر یہ ایک صحفہ ہے اس میں جو مختلف لوگوں کی طرف سے بیانات آئے ہیں آئے کی سملنگ کے اوپر کہ قلعہ سیف اللہ کے اہلکار اس میں ملوث ہیں اور چمن کے اہلکار اس میں ملوث ہیں اور قلعہ عبد اللہ کے اہلکار اس میں ملوث ہیں یہ مختلف تراش ہیں اخبارات کے یہ میں اسکلی کی پر اپرٹی بناؤں گا اور یہ وہ چھیس ہیں جو کہ مختلف لیویز جعدادوں نے لوگوں کو دیئے ہیں ٹرانسپورٹ ہولڈرز کو دیئے ہیں کہ یہ محترم برادر لیویز ملازم شہ خوازہ اسلام علیم کے بعد اس گاڑی والے کے ساتھ اسی صاحب نے فیصلہ کیا ہے لذا ٹنگ نہ کریں (ذیک بجائے گئے)۔ محترم تحصیلدار قلعہ سیف اللہ مودبداد گزارش ہے کہ گاڑی نمبر ۲۹ کو ٹنگ نہ کریں  
منجانب لیویز جعدادار بادی۔

محترم لیویز ملازم شہ خوازہ اسلام علیم رُک نمبر زینہ بی ۳۳۸ کو ٹنگ نہ کریں مہریانی ہو گی یہ اس طرح کے میرے خیال میں دوسرے دو صفحیں میں مختلف یہ پاؤں کو میں دیکھا چاہوں گا جس میں باقاعدہ ان چھیزوں کے سب کے فوٹو شیٹ میں جو کہ یا تحصیلدار صاحب نے ایشو کے ہیں یا لیویز جعدادار نے ایشو کے ہیں یا دوسروں نے ایشو کے ہیں وہ چیک پوٹ والوں کو کہ اس رُک کے ساتھ فیصلہ ہو گیا ہے ان کو ٹنگ نہ کریں یہ رُک ہمارے مختلف پر

بے اس کو تجھ نہ کریں اس کو اے سی صاحب نے اجازت دے دیا ہے اس کو تجھ نہ کریں  
اگر حالت یہ ہو جائے اس کے اور بچھل original بھی ہیں یہاں صرف فونوسٹیٹ پیش کر رہا  
ہوں اس کے اور بچھل original بھی ہیں دو حصے یہ ہیں مختلف جس میں یہ چار حصے ہیں کہ  
نہیں یہ کتنی چھپیں ڈیلی ایشو ہوتے ہیں یہ تو وہ ہیں کہ جو کسی نے جا کر کے پکڑ لئے ہیں کسی  
نے لیویز جمدادار سے لے لئے ہیں اس طرح کے تراشے آپ کو انتہائی زیادہ طیں گے یہ میں  
اسکلپ کے ریکارڈ پر لانا چاہوں گا۔ مزید بران اس سے پہلے بھی یہ سلکنگ ہوتی رہی ہے مگر  
صاحب کے دور میں جب ہم لوگ فسر تھے اس زمانے یہ کیس سامنے آیا کہ بھی واقعی یہ  
انتظامی قلعہ سیف اللہ جو ہے اس میں ملوث ہے تو اس وقت کے چیف فسر نے آرڈر کر  
دیئے کہ بھی تمام افراد کو وہ جو لیویز جمدادار ملوث تھے جن کے نام اس میں تھے ان چھپیوں میں  
یا نائب تحصیلدار یا دوسرے جو ملوث تھے نائب تحصیلدار بادینی جو تھا وہ ملوث تھا ان کو  
سپینڈ کیا گیا تھا ان کے اوپر کیس رجسٹرڈ کرنے کے لئے آرڈر ہوئے اور جو اے سی تھے یا  
دوسرے تھے ان کو ٹرانسفر کا گیا تھا ان کے اوپر بھی انکوارٹی آرڈر کر دیئے گئے لیکن چونکہ وہ  
حکومت ختم ہوئی اس کے بعد اس کے اوپر غالباً کوئی کام نہیں ہوا اور حیرانگی کی بات یہ  
ہے کہ حکومت ختم ہونے کے ساتھ ساتھ اس وقت کی حکومت کے آرڈرز بھی معطل ہو  
گئے ہیں وہی لوگ آئے بھی اسی بارڈر پر کام کر رہے ہیں نام میں نہیں لینا چاہوں گا بلکہ  
نائب تحصیلدار کا میں بتاؤں حسید اللہ یہ زمانوں سے ادھر ہوا ہے مولانا واسع صاحب کو بھی  
پہنچا ہو گا چونکہ ان کا ایریا میں زیادہ ہے ہمارے ثوب سے بھی سلکنگ ہو رہی ہے لیکن  
وہاں چونکہ افغانستان میں جب جاتا ہے وہاں اتنے اچھے حالات نہیں ہیں ٹرانسپورٹ میں کے  
وہاں سے تھوڑا کم ہوتا ہے ادھر بادینی سے جب جاتے ہیں وہاں سیدھا غزنی کے راستے نوٹل  
افغانستان کے اندر یہ گندم چلا جاتا ہے مولانا صاحب نے چھپے دونوں جب پنجاب حکومت نے  
گندم بند کیا تھا اس کے اوپر حکومت بلوجستان کی طرف سے کافی سریں ایکشن Serious  
action انہوں نے کیا تھا میں سمجھتا ہوں کہ وہ لوگ بھی حق بجانب ہیں اگر ہم لوگ اپنا

انتظام نہیں سنچال سکیں ہم لوگ اپنا بارڈر سیل نہیں کر سکیں وہ لوگ بھی حق بجانب ہیں کہ اپنے استعمال کے ان کے گندم ہیں وہ اپنے ساتھ رکھ لیں ہاں اگر ہم اپنے بارڈر سیل کو روک سکیں ہم اپنے بارڈر سیل کر سکیں تو ہمارے عوام اور پنجاب کے عوام کا یکساں حق ہے اس گندم کے اوپر دبی حق نک تصحیح ہے لیکن ہم کو اپنی ذمہ داری بھی پوری کرنی چاہیے بلکہ ایف سی جو بیٹھی ہوئی ہے اسکو بھی یہ ذمہ داری قبول کرنی چاہیے اور اسکو پوری کرنی چاہیے اس کے اوپر کافی مواد ہے میرے ساتھ لیکن چونکہ دوسرے ساقیوں نے بھی انہی خطوط کے اوپر دوسرے زیر و آور کے اوپر کچھ آیٹمز Items پیش کرنے ہیں یا انہوں نے کچھ بیانات دینے ہیں تو میں اسی کے اوپر آپ کا شکرہ ادا کروں گا اور حکومت سے یہ وحشت انگلوں گا کہ آیا حکومت نے یہ کوئی فیصلہ کیا ہے کہ آیا اس کو روکے یا نہ روکے یا یہ ذمہ سیز اسی طرح پرست ایشور کے ہمارا گندم افغانستان بھیجا کریں گے اور ان کا اس میں پرست رول ہو گا ہمارے لوگوں کے اوپر یہ منگاہیں آ کر کے ہم لوگوں کے بچوں کے پیٹ مارے جائیں گے روزانہ ٹوب میں لوگ لائیں لٹا کر کے قطار لٹا کر کے گندم کی بوری کے لئے بھڑے ہوتے ہیں اور اگر آپ شام کو چلے جائیں یہ کپلاک سے آگے بھڑے ہو جائیں آپ کو سینکڑوں ٹرک نظر آئیں گے روزانہ بلانادہ بسم اللہ کا لڑا صاحب اس کے وہ کریں کیونکہ یہ بھی راستے میں جاتے ہوئے ان ٹرکوں کو روزانہ یہ گلستان جاتے ہیں اس وجہ سے ان کا نام لوں گا یا ہمارے اچکزئی صاحب جو ہے ہرام اچکزئی صاحب یہ بھی اسی راستے سے جاتے ہیں ان کو بھی نظر آتا ہے یعنی چن کی بچنی ضرورت ہے اس سے عین گناہ آتا ادھر جاتا ہے پھر بھی ادھر خلیج shortage ہوتی ہے آپ کو یہ قلعہ سیف اللہ انکی جو ضرورت ہے اس سے عین گناہ آتا جاتا ہے وہ بھی ضرورت ہوتی ہے اور کمال کی بات یہ ہے کہ سبستی subsidy گورنمنٹ آف پاکستان اور گورنمنٹ آف بلوچستان اس کے اوپر ادا کریں اور فائدہ سینٹرل ایشین اسٹیٹ اس سے لیں آج اپن منڈی میں جو ہے آپ کو چار سو ڈالر سے کدھر بھی کم نہیں ملے گا گندم کا سوکے جی کا دہ بیگ جو ہوتا ہے ادھر آ کر کے جب وہ پڑتا ہے وہ پندرہ سو اٹھارہ سو روپے

میں ایک بوری پڑتا ہے جب عالیٰ اگر ادھر ہم اسمبلی کو روک دیں تو وہ لوگ ڈائریکٹ اسپورٹ کریں گے آج ہم ان کی کمپیٹ compete نہیں کر سکیں گے بلکہ پرفت permanent یہ حالت آجائے گی کہ پاکستان میں بھی اگلے سال سے دو ہزار روپے بوری ہو جائے گی اگر ہم نے یہ اسمبلی روکنے کی کوشش نہیں کی میں سینیئر مسٹر صاحب سے اور ہمارے لیجو یونیورسٹی یا دوسرے جو ہمارے حکومت کے وزیر ہیں ان سے یہ وضاحت چاہوں گا کہ آیا حکومت اس میں کوئی اقدامات کرنے کے لئے ارادہ رکھتی ہے یا نہیں رکھتی تاکہ ہم کچھ وقت کے بعد پھر فلور پر ان سے پوچھیں کہ یہ حالات اسپورٹ ہوئے ہیں یا نہیں (ٹکریا)

**جناب ڈپٹی اسپیکر** جب سردار عبدالرحمان صاحب کھیران۔

**سردار عبدالرحمان کھیران** ٹکریا جناب اسپیکر یہ حکومت جب ہنی تو پہلا اس کا انفرہ تھا کہ جی اس نصوبے سے ہم کرپشن کا خاتمہ کریں گے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** جب ذرا اختصار سے کام لیجئے۔

**سردار عبدالرحمان کھیران** جی ہاں صرف دو منٹ لوں گا اسپیکر صاحب تو اس سلسلے میں آج اس الیان کے توسط سے میں جناب وزیر عبدالحق صاحب کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں جوچھے دونوں ولاد بیٹک کا پیسہ آیا تھا ہسپتال کی بلڈنگ اور ریسٹ ہاؤسیز کی تعمیر کے سلسلے میں تحریڑ احیلت پر اجیکٹ میں ٹھیر اس کا تو قصہ شہید آپ صاحبان کو اچھی طرح معلوم ہو کہ ایک پیٹی کا ٹرانسفر ہوا پھر اس نے دفتر پر قبضہ کیا دوسرے دن جی ایم بلوق صاحب کا ٹرانسفر ہوا اس نے جا کر دفتر پر قبضہ کیا اصل میں بنیادی کوئی پانچ مینڈر تھے جو کہ لورالائی ٹوب، موئی خیل، قلعہ سیف اللہ اور بارکھان میں ایک کروڑ یا ایک کروڑ پانچ پانچ لاکھ کے مینڈر تھے اس پر جناب مینڈر ہوئے اس کے بعد عین چار دن پہلے یہ لورالائی کا ٹھیکہ دیا گیا ہے حاجی طریف خان کی بیوی کو ٹوب کا ٹھیکہ دیا گیا حاجی طریف خان حسین زی کو موئی خیل کا دیا گیا ہے ملک جلات خان کو قلعہ سیف اللہ کا دیا گیا حاجی نور محمد کو بارکھان کا ٹھیکہ دیا گیا خالد خان کھیران جو ہمارے سابقہ وزیر طارق خان کا چھوٹا بھائی ہے درک آرڈر ان کو جاری کیا گیا

درک آرڈر کے ساتھ ساتھ میں پرست کی بینک گارنٹی ان سے لے کر موبائل سیشن ایڈاؤنس کے طور پر ان کو بیس میں لاکھ روپے پے منٹ کی گئی اس میں میری معلومات کے مطابق چوپرست متعلقہ ملکے نے اور بھل اموٹ پر ایکسپیس original amount acceptance لی جو کہ ۳۲ لاکھ روپے بنتے ہیں اور پندرہ پرست کے حساب سے تکمیل لیا ایک کروڑ دس لاکھ روپے میں جس میں پندرہ لاکھ روپے لئے گئے۔ جو ۳۲ لاکھ بنتی ہے وہ اس پر لگو ہوتا ہے۔ یا نہیں ہوتا ہے یا باہر کی امداد ہے ہم چاہتے ہیں کہ یہ صاف اور شفاف طریقے سے استعمال ہو جو ہمچال یا ہمارے صوبے میں بن رہے ہیں۔ جب کام نہیں شروع ہوا اور اس سے سازھے ایکس پرست نکل گیا۔ تو آگے جب کام شروع ہو گا تو اس کا کیا خرچ ہو گا۔ میری اتنی ہی گزارش ہے۔

### جواب ڈپٹی اسپیکر عبدالرحیم خان مندو خیل۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جواب والا۔ وہ جواب بعد میں دے دیں ہم یہ پہلے پوانت عرض کر دیں۔ جواب والا۔ یہ آئے کے بخراں کے بارے میں بات کرنا چاہتا تھا لیکن وہ بعد میں جواب دیں تو بہتر ہو گا۔ جواب والا آئے کا سند غلہ کا سند ہمارے ملک میں آج کل فیڈرل گورنمنٹ کے لئے اور صوبائی گورنمنٹ کے لئے بھی ایک بہت مشکل سند ہے اور اس کو اگر یہ سیریخ نہیں لیں گے۔ جب اس وقت یہ کافی ہو گا یہ حکومت بھی اور مرکزی حکومت بھی اختتام تک پہنچے اس وقت پاکستان میں خصوصی طور پر غلہ گندم آٹا کے بافیا جس میں بنیادی طور پر انتظامیہ کے لوگ طوٹ ہیں رانیوں نے اب یہ حد بنا لی ہے کہ کسی قسم کے زرخ کوئی ملنے نہیں ہے یعنی اگر آپ فلور مل راہن ڈیلر غلہ کے دکاندار جس کے پاس جائیں گے اس کو اس بات پر کافی نہیں ہے کہ معقول زرخ ہو اور معقول منافع ہو بلکہ کوشش کر رہے ہیں کہ ہمارے ملک کے اور عوام کے بھوک سے ناجائز فائدہ اس میں بنیادی طور پر۔ یہ اور پسلوکہ کہاں ٹھہر لے جاتے ہیں اور کیسے لے جاتے ہیں لیکن انتظامیہ اس میں طوٹ ہے۔ آج بھی جعفر فان نے تو بڑے آداب میں بات کی۔ آج بھی اگر سمجھنگ ہو رہی

ہے تو ہمارے معلومات یہ ہیں کہ صوبائی مسٹروں کے بھائی پیشے ہیں اور وہ باقاعدہ رُکوں کو پاس کرتے ہیں پولیسیکل افسر۔ ذی سی اے سی تھیسیدار دوسرے سب مل کر سب نے مل کر ہمارے عوام کے بھوک سے ناجائز فائدہ اٹھانا ہے۔ کوئی اس پر مطمئن نہیں ہے کہ وہ کوئی معقول رزخ ہو، ہم حکومت سے یہ کہتے ہیں ابھی سے۔ بحران۔ سب جانتے ہیں کہ ابھی سے نصل کافی گئی۔ ابھی تحریثر کھڑے ہیں غلہ ڈا ہوا ہے صفائی میں۔ لیکن اب اس وقت یہ بحران پیدا ہو گیا ہے جو کہ سال کے آخر میں ہوتا ہے یہ بڑا مسئلہ ہے۔ اصل میں انتظامیہ کا رول سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ جو معمولی مثال پیش کیا گی ایف سی تھا ۲۳ کروڑ روپے تسلیم کیتے اور احتساب کے نئے قانون سے ناجائز فائدہ لیا کہ میں ۲۴ کروڑ میں تقد دیتا ہوں ۲۴ کروڑ روپے کسی ایف سی کسی پولیسیکل لجھت۔ کسی کھنز کے یا کسی سرمایہ دار کے بس میں ہے کہ وہ ۲۴ کروڑ روپے اس کے تقد پر ہوں۔ لیکن انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے ہم گورنمنٹ سے رکوئیٹ کرتے ہیں کہ آپ جو غلہ کی قیمت ہے جو رزخ ہے اس پر محنتی کریں۔ اس رزخ میں جو مقرر ہے اس سے کسی کو زیادہ رزخ لینے کی جرأت نہیں ہوئی چاہیئے۔ اور اپنے انتظامیہ کو کنٹرول کریں۔ اس سے بالکل بحران یعنی کم ہو جائے گا۔ اور اگر یہی عمل رہا تو ہم نہیں سمجھتے کہ آج غلہ کی قیمت ہے اس سے زندگی کے ہر شعبے میں قستی بڑھیں گی جب قیمت بڑھیں گی تو ایک سچی آئے گا کہ لوگ باقاعدہ روڑوں پر کھڑے تھے اور مختردوسی چیزیں۔ تو یہ بحران ایسا شکل اختیار کر سکتا ہے کہ نقصان وہ ہو سکتا ہے حکومت کی غلط پالیسیوں کے لفاظ سے نقصان وہ ہو سکتا ہے اور عوام پھر اپنا راستہ ضرور نکالیں گے۔ سرہانی۔

**مسٹر عبدالحفیظ خان لوئی** جب اپنیکر آئے کے بحران پر بات ہو رہی ہے میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس میں یہ ہے کہ میں عینی گواہ ہوں کہ لورالائی میں میرا کام تھا میں لورالائی میں ایک ہفتہ رہا ہوں وہاں پر انتظامیہ کو جو ماہوار نہیں ملتے تھے ان رُکوں کو پکڑ کر لیویز لائن کھڑا کرنا تھا اور لیویز لائن میرے لورالائی والے گھر کے ساتھ ہے میں انتظامیہ سے گورنمنٹ آف بلوجھستان سے یہ پوچھتا چاہتا ہوں کہ رات کو وہ ٹرک پکڑتے ہیں اور مجھ سے مجھے لیویز

لائن میں نظر آتے تھے۔ آیا یہ رُک ادھر پر دیے گئے یا صبط کرنے لئے گئے اسی وجہ سے وہ کہتے  
ہیں کہ پنجاب نے گندم بند کر دیا۔ وہ بند کر رہا ہے اس وجہ سے ہمارے راستے جو لورالائی  
سے ہے اور اس میں نہیں ہے اس میں بالآخر لوگ سارے شامل ہیں جو کہ کتنی لوگوں کی چیزیں  
ہمارے ساتھ پڑی ہوئی ہیں۔ جو رُک والوں سے میں نے خود جھینے ہیں۔ کیونکہ جو لورالائی کا  
ڈی سی ہے اس کا بار بار میں نے ذکر کیا ہے۔ یہ ڈی سی گندم کے اس میں طوٹ ہے یہاں تک  
کہ وزیر اعلیٰ نے مجھے دس دفعہ یقین دہانی کی ہے کہ اس ڈی سی کو میں چیسیج کروں گا اور آخر  
میں اس ڈی سی کے ساتھ بیٹھ گیا کہ آپ ڈی سی صاحب بست زور آور ہیں میں آپ کو تبدیل  
نہیں کر سکتا ہوں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے یہ monthly منتقلی آگے بھی پہنچایا جاسکے۔ اس وجہ سے  
میں کہتا ہوں کہ لورالائی کی انتظامیہ میں جو ہے تھوڑی تبدیل آئی چاہیئے اج کے اخبار میں  
بھی شائع ہو چکا تھا کہ چھ رُک لویز لورالائی نے پکڑے ہیں۔ رات کو پکڑ لیتے ہیں جو چھ بزار  
روپے مہوار نہیں دیتے۔ صحیح جو رُک وہاں لویز سے غائب ہو جاتے ہیں میں یہ پوچھتا چاہتا  
ہوں انتظامیہ سے اور حکومت بلوجھستان سے کہ یہ رُک کھاں گے۔ کس پر فروخت کئے گئے  
کس ڈبلر کے حوالے کئے گئے۔ اس زیر و آور پر ہم یہ بات کر رہے ہیں دوسرا بات یہ ہے کہ  
ہمارے دکی میں جو سول ہیچل ہے پچھلی حکومت کے دوران تغیری ہو چکی ہے اور اس کی  
ناقص کارکردگی کی بناء پر جو ہے وہ آج کل صرف چیزوں کی خاطر تیک اور کر رہا ہے۔ اسی  
کمیش کی خاطر بار بار سیکڑی کے پاس جانے سے میں نے سیکڑی صاحب کو سمجھایا تھا کہ  
اس کو اس وقت تک میک اور نہیں کریں جب تک اس کی انکوائری نہ ہو جائے اور آج کل  
ہم نے سنا ہے کہ چیزوں کے توسط سے کمیش کے توسط سے تیک اور کر دیا وہ بیانش کے قبیل  
ہی نہیں ہے۔ میں حکومت بلوجھستان سے اور خصوصی طور پر جو تحریت الحماۃ اسلام سے اس  
کا تعلق ہے پاک دامن ہے میں ان سے پوچھتا چاہتا ہوں کہ آپ اپنے گھے میں رشوٹ خوری عام  
کھلا چھوڑنا چاہتے ہیں یا بند کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ بند کرنا چاہتے ہیں تو خدار اپنے گھے والوں  
کو تھوڑا سا سمجھائیں۔ جو آپ کے ایکسین بیٹھے ہوئے ہیں اور کمیش لے رہے ہیں اور اس

ناقص کام کو اپنے چارج میں لے رہے ہیں اور آپ کے ہمیخ وائے انتظامیہ اس کو لے رہا ہے کل اس کے نیچے مریض دب جائیں گے پھر کون جواب دے گا۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** جواب وڈیرہ عبدالحالق صاحب۔

**وڈیرہ عبدالحالق (وزیر)** جب اسپیکر جیسے کہ سردار صاحب نے فرمایا کہ یہ جو پڑیں لے رہے ہیں یہ کمیش لے رہے ہیں واقعی کہ ہمارا جو پانچ پراجیکٹ پیشوں ایریا میں یہ جوں سے پہلے کچھ دن نینڈر ہوا ہے کچھ ساتھیوں کا ہمارے پاس سفارش آئے تھے کہ بھائی ہمارے آدمیوں کو ٹھیکہ دے دیں حالانکہ میں نے پی ڈی کو پہلے ہدایت کی کہ بھائی یہ ٹھیکہ آپ کسی کو دے نہیں رکھیں اور compaign پر مقابلہ ہو جائے جس کو کام میں اس کو دے دیں حالانکہ اس پر compaign ہوا ہے میں وہ ٹھیکیداروں کو تو نہیں جانتا ہوں کون کون ہیں جو سردار صاحب نے فرمایا ان ٹھیکیداروں کو ٹھیکہ ملا ہے تو اس کے بعد آج تک میں نے کسی ٹھیکیدار کو نہیں دیکھا ہے میرے پاس آیا مجھے کہا ہے کہ پی ڈی نے مجھ سے کمیش مانگا ہے یا XEN نے ہم سے کمیش مانگا ہے حالانکہ میں نے ہدایت بھی دیا ہے کہ کمیش ہمارے حکومت میں بند ہے تو ابھی کوئی ٹھیکیدار آ کے مجھے کہ کبھی مجھ سے پی ڈی نے کمیش مانگا ہے تو میں پی ڈی کی انکواتری کروں گا کوئی ثبوت دے دیں یا XEN کے خلاف کوئی بات کریں تو ہم انکواتری کے لیے تیار ہے ہم خود اس کام کے خالف ہیں اور اس کے خالفت بھی کر رہے ہیں آج تک کوئی ٹھیکیدار میرے پاس نہیں آیا حالانکہ ٹھیکیداروں کو وہ جانتے ہیں ہم تو ان کو نہیں جانتے ہیں وہ ہم نے کام بھی دیا ہے وہ کام نینڈر کی غیاد پر ہوا ہے مقابلہ ہوا ہے جن جن کو کام ملا ہے۔

**سردار عبدالرحمان خان کھیران** اسپیکر صاحب point of order میں نے ٹھیکیداروں پر اعتراض نہیں کیا ہے ٹھیک ہے وہ باضابطہ competition پر وہ آیا ہے وڈیرہ صاحب آپ میری بات سنئے میں تو وڈیرہ صاحب کو اس میں involve نہیں کر رہا ہوں یہ باقاعدہ دہل یہ ثبوت پڑھا ہوا ہے mobilization advance کے طور پر ۲۰ فیصد کے

حساب سے جو نیکیداروں کو پیش کی گئی میں نے تو وزیر صاحب پر اعتراض نہیں کیا ہے نے لمحے کی بات کی ہے میں نے وزیر صاحب سے گزارش کی ہے کہ انکوازی کرا لے کر جناب ڈپٹی اسپیکر سردار صاحب انہوں نے کہا کہ آپ ثبوت فراہم کریں تو ہم کارروائی کریں گے۔

سردار عبدالرحمان خان کھیران mobilization advance طور پر تحریک میں چیک پڑے ہیں۔

وزیر عبدالحالق (وزیر) میں انشاء اللہ انکوازی کروں گا اور اس کو بلاقوں گا باقی جو نیکیدار ہے جن جن کے اضلاع میں ہے وہ تو آپ لوگوں کو پڑھو گا کہاں آپ لوگ ہمچنان بناتے ہیں کہاں آپ لوگ کوارٹر وہ تو آپ کا کام ہے اس میں ہم تو involve نہیں ہوتے جس کا حلقت ہے وہ تو آپ جانتے ہوں گے آیا میں انکوازی کے لیے تیار ہوں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل اس میں ایک نیکیدار میرے کرزن حیات خان نے لیا ہے اس کا نام حیات خان ہے اس نے لیا ہے competition میں لیا ہوا ہے پی ڈی صاحب نے اس کو بلایا ہے کہ بھائی Acceptance کمیش بھی دے اس نے کہا کہ Acceptance میں competition میں نہیں دے سکتا ہوں کمیش دینے کے لیے میں تیار ہوں بولا ہے نہیں Acceptance بھی چاہیے اس نے کہا باید دنیا کا رواج ہے جو competition میں اس جائے وہاں Acceptance نہیں دیا جاتا ہے میں تو نام بتا بہا ہوں اگر آپ کہتے ہیں میں اس کو اہم فلور پر لا کر کے اس کو بخرا کر دوں گا بسم اللہ خان کا کڑ صاحب جانتے ہیں دوسرے یہ سب ساتھی اس کو جانتے ہیں اس کو باقاعدہ کہا گیا ہے کہ بھائی Acceptance دے دو اس نے کہا ہے کہ بھائی دنیا میں یہ کمیش بھی رواج نہیں ہے تو لوگ کیا زور آوری کر رہے ہو سردار خان صاحب صرف میں ایک منٹ لوں گا معززت کے ساتھ اس فلور پر میں نے یہ کہا ہے کہ

بھائی کرپشن ہر جگہ میں اسی level پر چل رہی ہے کمیشن بھی اسی level پر چل رہا ہے Acceptance بھی اسی level پر چل رہا ہے میں نے جمل بات کی ہے جب وڈیرہ صاحب نے جیسا کسی کا شوت دے دوں میں بنے آدمی کا نام بتا دیا ہے اگر آپ کو بالی کورٹ کی بلڈنگ میں چاہیئے تو میں وہ provide کر دوں گا اسکلی کا چیمبر میں چاہیئے میں وہ لے آؤں گا آپ کا جو پی ڈی ہے اس نے اس کو بولا ہے مولوی صاحب آپ نے کہا ہے کہ کوئی شوت فراہم کر دے یہ شوت میں فراہم کر رہا ہوں other wise ہے تو میں نے ایک جمل بات کی کسی ایک کے خلاف بات نہیں کی کہ فلانے جگہ میں اتنا ہو رہا ہے یا فلانے جگہ میں اتنا ہو رہا ہے میں نے کہا general Acceptance نوروں پر ہے اور level full ہے اور کمیشن بھی full level پر اور نوروں پر ہے آج آپ نے ایک particular پوچھی تو میں نے level ایک واقعہ آپ کو بتا دیا۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** جناب سرور خان کا کڑ صاحب  
**ملک محمد سرور خان کا کڑ** جناب اسپیکر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے فلور دیا جناب اسپیکر آج جو اس مسائل پر جو گلخگو ہو رہی ہے اس پاؤں کے فلور پر آپ خود مجھتے ہیں کہ حال ہی میں ہماری وفاقی حکومت نے دو قوانین پاس کیے ایک احتساب Act اور دوسرا crossing act floor جناب اسپیکر کیا ایک یہ جو احتساب قانون بنایا گیا ہے اس کے بعد جتنی کرپشن زیادہ ہو گئی ہے جتنی ملک میں پریشانیاں زیادہ ہوئی ہیں وہ آپ کے سامنے ہے آج اس فلور پر لوگ اس کی نشاندہی کر رہے ہیں آپ جائے کیا یہ احتساب ایک عوام کی لوگوں کی خواہشات یا ان کے جو احسانات و جذبات ہیں اس پر پورا اترے گا یعنی کہ لکھنا افسوس ناک بات ہے کہ اس معزز الیوان پر جو کرپشن کے بارے میں یا انتظامی گھرزوں کے بارے میں جو باہم ہو رہی ہیں آج تک کسی نے اس کا نوٹس لیا ہے یعنی یہ معزز الیوان میں جتنے بھی ہمارے M.P.As صاحبان عوام کے دواؤں سے منتخب ہو کے اس الیوان پہنچنے ہیں اس معزز الیوان کا کام ہے کہ لوگوں کے مسائل حل کرنے اور ان چیزوں کے نشاندہی کرنا

ملک میں بانصافی اور لوگوں کو کوئی تحفظ نہ ہونا اور لوگوں کو مسائل میں لٹھانا کیا یہ اس معزز  
ایوان کا کام ہے یعنی اس معزز ایوان میں جتنے بھی باعث ہوتی ہیں اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا جائے  
ہے اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے ان کا کوئی قدس نہیں ہے آج یہاں جتنی اہم باعث ہو رہی  
ہیں آپ حیران ہوں گے میرے دوستوں نے تو تحریر کیں لیکن وہ چونکہ کچھ تخلیقی میں بت  
کرتے ہیں میں کوئی بیورو کرٹ اس وقت تک کر پش نہیں کر سکتا ہے جب تک کہ اس کے  
ساتھ بڑے شامل نہ ہو یعنی آپ حیران ہوں گے کہ آج قلعہ سیف اللہ میں اتنی اسکلپٹ ہو  
رہی ہے لیکن وہاں کے معزز عمر صاحب نے آج تک کوئی احتجاج نہیں کا ہے اسی طرح آپ  
نے پشین میں چمن میں اور علاقوں میں جو احتجاج ہو رہے ہیں اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا جائے  
ہے اس علاقے کے منتخب لوگ کوئی نوٹس نہیں لیتے ہیں اور یہ ایک بہت بڑی بد قسمتی ہے کہ  
آج اس طرف ہم یہٹے ہیں تو ہمارے اس وقت میں یہ چیزیں ہو رہی ہیں کل وہ ہمارے  
بھائی جو کل اوہر یہٹے تھے اس کے نام میں بھی یہ باعث ہو رہی تھیں تو میں نہیں کچھ سکا  
کہاں معزز ایوانوں کا وجود یا ایک جموروی عمل اس کا عوام کو کیا فائدہ کیجھ بنا ہے یعنی آپ  
حیران ہو جائیں گے۔ آج میں اپنے علاقے کے دورے پر تھا کسی بیک ہلکتھ یونٹ میں یا  
بی لائچ یو میں یا دوسرے سیٹر میں کوئی دوائی نہیں ہے اور ڈاکٹر کوئہ میں ٹھیکنگ میں کام  
کرتے ہیں اور وہاں سے تجوہیں لیتے ہیں کسی نے آج تک اس چیز کا نوٹس نہیں لیا ہے اور نہ  
نوٹس لیا جائے گا یہ ہمارے ایک گپ ٹپ کا ادارہ ہے یا ہم آتے ہیں اور پھر چلے جاتے ہیں  
خدارا اپنے عوام پر رحم کھاؤ اور اللہ سے ذرہ اور ان مسائل اور ان مشکلات کا جو آج ہم کہ  
رہے ہیں حقیقت میں یہ ایک بڑے level پر ہو ہا ہے کوئی بیورو کرٹ اتنی دلیلی سے  
کر پش نہیں کر سکتا ہے اور یہ باقاعدہ بدایت جاری کیے گئے ہیں کہ فلاں شخص کو روزانہ دو یا  
عنین ٹرک کا اجازت ہے فلاں شخص کو چالیس ٹرک لے جانے کا ضرورت ہے یہ باقاعدہ بدایت  
ہے ہم نے اس فلور کے اوپر شریز ٹھیکیدار کے بارے میں کہا کہ وہ بلوجھستان گورنمنٹ کا ایک  
ارب روپے قرض میں دار ہے لیکن وہ ایک ارب روپے بھی بلوجھستان گورنمنٹ کے خزانے سے ادا

کریں گا وہ اپنے جیب سے نہیں دے گا یعنی وہ لاکھ من گندم اس نے چوری کیا ہے لیکن وہ آج ٹھکر خوراک میں اسی کام کو اور اس کے لیے Extend کر دیا گیا ہے اس کے مبنی پر اس کام کو اور Extend کر دیا گیا ہے تو پھر اس ہاؤس میں اپنے دوستوں کو ناراضی کرنا یا ان کے جذبات و خواہشات کو نہیں پہنچانا جب کہ اس پر کوئی عمل نہیں ہو رہا ہے تو میرے خیال میں یہ ایک افسوس ناک عمر ہے اور اسی لیے ایک دوسرا قانون پاس ہوا ہے floor crossing جتاب والا آپ جانتے ہیں کہ فلور کرائیک پاکستان میں جموروی عمل کے ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جموروی عمل میں جو ہمارے سیاست دان ہیں جو ہمارے چیف ایگزیکٹو ہیں وہ اپنے اوپر کوئی تنقید برداشت نہیں کر سکتے ہیں اور کسی کے یا اپنے درکروں کے یا اپنی پارٹی کی عمدہان کی وہ تنقید برداشت نہیں کر سکتے اور نہ کوئی ان کے تجویزوں کو کوئی اہمیت دیتے اوپر سے آسمان سے وہ جو ہے اپنے فحصلے لاگوں کرتے ہیں اور اس طرح جمورویت کے نام پر dictator ship قائم ہے جب آپ خوش ہیں جب یک ملک میں جمورویت کے نام پر dictator ship نافذ ہو ائے تو پھر آپ اس کو جموروی عمل کہتے ہیں یا اس کو dictator ship کہتے ہیں جتاب والا یہاں اسکلی میں اسی سکلی کی آپ مثال لیں آج کی مثل میں آج اس معزز ایوان میں جو باہمی ہو رہی ہیں کل اس کا کوئی نوٹس لیا جائے گا یا ہم لوگوں کو صرف گذھی دے رہے ہیں کہ جی ہم انکوارٹی کریں گے تو اس انکوارٹی کا تجھ ہمارے سامنے نہیں آیا بس پھر وہ آئیں میں پھر مل ملا کر کے معاملہ کو رفع وضع کرتے ہیں تو آپ مجھے باہمیں یہ کیسا جموروی عمل ہے ہمارے یا ٹریوری بیٹھ یا اپوزیشن بیٹھ یا عوام کے سامنے جواب دہ نہیں ہے یہ صرف اپنے نمبر بڑھانے کے لیے اس معزز ایوان میں اپنی باہمی کر کے پھر اس کا اوپر کوئی چرت ہی نہیں لگاتے ہیں۔

جباب یہ باعین میں کہ آج فلور کرائیک ایکٹ حالانکہ امریکہ میں ہر ممبر کو چاہے رہی پہلکن پارٹی کا ہو اگر اس کو ٹریک پارٹی کی کوئی تجویز پہنچ آجائے۔ تو وہ اس کو دوٹ دے سکتا ہے اس پر کوئی پابندی نہیں۔ یہ پابندی جو ہم پر لگائی جا رہی ہے وہ اس لئے لگائی جا

رہی ہے کہ ہم اپنے ڈکٹیوں کی غلط پالسی کو جموروی قانونی یا آئینی رنگ دے دیں۔ ورنہ ان کے فیصلوں کو آج تک عوام کا حمایت حاصل نہیں رہا ہے۔ آج بھی ہمارے ملک جو بے چینی ہے جو بے راہ روی ہے۔ جو مشکلات ہیں یہ آج تک کوئی حل نکلا۔ کل احتساب آرڈیننس آیا آج ہمارے اس فلور پر لوگ کیا کہتے ہیں۔ کسی نے اس کا نوٹس لیا ہے۔ کوئی احتساب ہے کوئی حق ہے احتساب بھی صرف انتظام لینے کے لئے ہے۔ فلور کرائنس بھی صرف انتظام کے لئے ہے۔ تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس ملک میں جو بھی قانون بنा ہے وہ عوای خواہشات اور جذبات کو ختم کرنے کے لئے ہے۔ کیونکہ ان کو عوام میں آنے کی کوئی جرأت نہیں ہے۔ وہ لوگوں کے مسائل حل نہیں کر سکتے ہیں اس لئے وہ بے جا قوانین پاس کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر، اس وقت کوئی شر میں آج چنی غیر قانونیت ہے۔ چنی بد امنی ہے۔ لوگوں کی دکانیں لوٹی جا رہی ہیں۔ کوئی تھانے دار لوگوں کو گرفتار نہیں کر رہا ہے۔ مجھے ابھی ایس پورٹ پولیس شیشن کے بارے میں اطلاع آئی ہے کہ وہاں نیوگلی میں ایک آدمی کے دکان پر ڈاکہ ڈالا گیا ہے اور آج اس کو پندرہ دن ہو گئے ہیں۔ کہ آج تک اس کو معلوم بھی ہے کہ ان لوگوں نے ڈاکہ ڈالا ہے۔ ان کو گرفتار نہیں کر رہے ہیں۔ کیونکہ رشوت لے رہے ہیں۔ تو اس معاشرے میں اس ماحول میں جان عوام کو اپنے حق کا اپنے جان و مال کا تحفظ ہی نہ ہو تو آپ اس حکومت کو کیا کہہ سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر آپ اختصار سے کام لیجھئے۔

**ملک محمد سرور خان کا کڑ** جناب اسپیکر ہم اختصار سے تو کام لیں گے۔ لیکن مسائل اتنے بڑے ہیں کہ وہ اختصار میں نہیں آ سکتے ہیں۔ یہ فلور کرائنس میں نہیں آ سکتے ہیں۔ تو میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے ضمیر کے مطابق ہر اچھے کام کی حمایت کروں گا۔ اور ہر غلط کام کی میں خلافت کروں گا۔ میں نہ فلور کرائنس کی حمایت کرنا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں جو بھی عوام اور لوگوں کے مسائل کا صحیح نہیں وہی میں کروں گا۔ یہ میرا حق ہے آپ سزا فی کریں۔ آج بھی آپ دکھ رہے ہیں نہ ہمارے سامنے وزراء صاحبان ہیں احساس والا موجود نہیں ہے۔

کتنا افسوس کا مقام ہے آپ خود جائیں کہ یہ لوگ لوگوں کے مسائل کا کیا نوٹس لیں گے۔ ان کو لوگوں کے مسائل سے کیا ڈپسی ہے۔ یہ مطالبات کے ڈسکشن کے لئے بنا ہوا یہ معزز الیوان ہے جہاں ہم لوگ آتے ہیں۔ کاروبار کر کے پھر لوگوں کے سلستے جاتے ہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** آپ ایک بات کو بار بار نہ دھراجیں۔

**ملک محمد سرور خان کاکڑ** اچھا۔ آپ کو بھی سیری باعیں اچھی نہیں لگتی اور آپ کے پاک دامن کو بھی آج واعظ لگ رہے ہیں۔ واسلام۔ خدا حافظ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** اخخار سے کام لیں۔ اخخار والے ہی پھر بات کو لمبی کر دیتے ہیں۔ جناب سعید ہاشمی صاحب۔

**مسٹر سعید احمد ہاشمی** سب سے پہلے تو میں آپ کے توسط سے جناب سرور خان کاکڑ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج انہوں نے بڑے سمجھے ہوئے انداز میں اور ایک پرانے معتبر سیاست دان کی طرح اپوزیشن کی بھرپور ترجمانی کی۔ اور خوش آئندہ بات یہ ہے کہ یہ ترجمانی انہوں نے ٹریوری پیغماں پر بیٹھے ہوئے کی ہے لیکن جہاں انہوں نے فلور کر انگ کی بات کی ہے۔ اور ان کا آج بیان بھی تھا اخبار میں۔ ان کو یہ نیا قانون پسند نہیں آیا ہے۔ اور میں حیران ہوں کہ اتنے پرانے سیاست دان ہوتے ہوئے اور بہر بار الیکشن جیت کر آنے والے شخص کو یہ فلور کر انگ کا نیا قانون پسند کیوں نہیں آیا ہے لیکن میں انہیں یہ بھی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ن کا تعلق کسی بڑی پارٹی نہیں ہے۔ وہ صوبے میں بھی پارلیمنٹری لیڈر ہیں اور مرکز میں بھی ایک ہی صدر ہے۔ جہاں تک میں نے اس کو اردو میں بھی پڑھا ہے انگریزی میں بھی پڑھا ہے فلور کر انگ کو میں سمجھتا ہوں کسی طور پر بھی پانچ سال میں یہ سرور خان کاکڑ پر لاگو نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر وہ چاہیں تو وہ اس دروازے سے یہاں ہمارے ساتھ آ کر بیٹھ جائیں۔ ان پر یہ لاگو نہیں ہو گا۔ شکریہ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** عبدالرحیم خان مندو خیل۔

**عبدالرحیم خان مندو خیل** پاؤ اونٹ آف آرڈر۔ جناب اسپیکر یہ مسئلہ اب

چونکہ ہاؤس میں آیا ہے۔ اس لئے بات ہو رہی ہے اس پر خاموشی صحیح نہیں ہے بلکہ جو بھی باعث ہیں آزمیبل ممبر سرور ان کا کلز نے ایک احتساب۔ ایک فلور کرامنگ بل کے بارے میں بات کی باقی ان کا اچھا جانی جگہ پر۔ ہم سمجھتے ہیں کہ فلور کرامنگ کا بہت اچھا قانون ہے۔ یہ آپ کے ان کے اپنے دلائل ڈیموکریسی کے بھانے ڈکٹیٹر شپ۔ لیکن اپنے لئے وہ یا کوئی اور بھی سیاستدان۔ یعنی انہار کی لاقانونیت۔ کے لئے جواز بناتے ہیں۔ کہ وہ کسی کے سامنے جواب دے نہیں ہے کوئی مقصد اور کوئی پروگرام ان کے لئے جواب دے نہیں ہے۔ اور یہ ہمارے اسلامیوں کو ہمارے ملک کو ہمارے سیاست کو بالکل یہ تباہ کر رہی ہے یہ فلور کرامنگ کا بہت اچھا قانون ہے یہ بھی ہم چاہتے ہیں اگر ۸۵ م سے ہوتا اور اس پر عمل ہو اور یہاں ممبران نے جو مشکلات بیان کی ہیں اس کو واقعی خلوص کے ساتھ گورنمنٹ نافذ کرے۔ شکریہ جناب ڈپٹی اسپیکر مولانا امیر زمان صاحب سنیئر وزیر۔

مولانا امیر زمان (سنیئر وزیر) جناب آپ کا شکریہ۔ آج کے زیر و آور میں باعث بھی زور آور آگئیں۔ اور ساتھ یہ بھی ہے میں بھی اسلو سے شروع کروں گا۔ اسلو سے متعلق جناب اسپیکر ہمارے حکومت کی طرف سے کسی کو اپنے آپ کو قانون کو ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں ہے۔ نہ بلوچستان میں کسی کو اجازت دیا ہے۔ اور نہ ہم اجازت دیتے ہیں بست ہی ایسے اخلاع آپ کو نظر آئیں گے کہ وہاں اس وقت بھی دفعہ ۱۳۲ نافذ ہے اور وہاں اسلو لے کر چلنے پھرنے پر پابندی ہے۔ تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ سرتاج عزیز صاحب نے یہ بیان کس بنیاد پر دیا ہے۔ حالانکہ بلوچستان میں غیر قانونی اسلو کی اس حد پابندی ہے کہ ہم نے ایم پی اے ایم این اے سنیئر کو ہمارے حالات کے مطابق اپنے تحفظ کے لئے چار لیویز حکومت کی منظوری سے دیتے ہیں۔ کہ وہ لیویز آپ کے ساتھ پھرے لیویز کے علاوہ آپ اپنے ذاتی قریب رشتہ دار نہیں رکھ سکتے ہیں۔ تو جب اس حد تک حکومت نے پابندی لگائی ہے پھر اس بیان کا میرے خیال میں جواز بھی نہیں ہے جو آج وہاں سے بیان دیا گیا ہے اور جمال مک اسلو کا قانون ہے یہ سارے بلوچستان میں نافذ ہے اگر کہیں بھی انتظامیہ نے غلط

سے کام لیا ہے میں اس فلور کے توسط سے گورنمنٹ کی طرف سے بلوچستان کے تمام انتظامیہ کو بدایت کرتا ہوں کہ کہیں بھی لاہور ایڈنڈ آرڈر کے متعلق کہیں رعایت برداشت نہ کرے۔ اور جاں تک جاپ اپنیکر آئے کی بات ہے۔ آئے کے متعلق یہ گزارش ہے کہ یہ جو ساتھیوں نے کما ۱۵ ہزار یوری ۸۰ کے جی کے روزانہ پنجاب سے لا رہے ہیں یہ بات حقیقت ہے کہ وہ لا رہے ہیں اس میں حکومت کی مداخلت کماں پر ہے۔ حکومت کا وہاں خریدنے پر باقاعدہ نہیں ہے اور یہاں سیچنے میں بھی حکومت کا باقاعدہ نہیں ہے وہاں خریدنے کے لئے یہ لوگ اپنے ذاتی پیسوں سے جا کر وہاں مل سے خریدتے ہیں۔ اور جو وہاں حکومت بلوچستان کا نمائندہ موجود ہے وہ صرف کلیر فیکشن کے لئے وہاں بیٹھتا ہوا ہے کہ واقعی بلوچستان کا آدمی ہے اور یہ بلوچستان کے کسی ضلع اور ذی سی اور گھر ز کے لئے ہے۔ لیکن وہ open اونپن بازار میں خریدتے ہیں پھر پنجاب کے جو مل میں کسی مل کے نزدیک نہیں کی پابندی بھی نہیں ہے ایک دن ایک نرخ ہے دوسرے دن دوسرا نرخ ہے تیسرا دن تیسرا نرخ ہے اور اس وقت جو منگا ہو گیا یہاں بلوچستان میں وہ اس لیے کہ پنجاب میں بھی ملوں میں آٹا لانا جو ہے وہاں منگا ہو وہ اس لیے کہ پنجاب حکومت نے اپنے ملوں کو اپنا گندم کا کوٹ نہیں دیا ہے اس لیے وہ مل والے بھی اپن مارکیٹ میں خریدتے ہیں تو اس لیے وہاں پر بھی منگا ہو اور ہمارے جو ڈبلو ٹینر ہیں جو جاتے ہیں وہ بھی open اونپن مارکیٹ میں خرید کر کے یہاں لاتے ہیں پھر اپن مارکیٹ میں سیچنے ہیں سرکار کی اتنی مداخلت ہے کہ وہ زیاد ہو یا بکر ہو جو بھی ہو اس کو ذی سی کے توسط سے رابداری دیتے ہیں جب جاں تک سملگنگ کی بات ہے بادینی یا مسلم باغ کے راستے سے اور بیلی چمن کے راستے سے نوٹگی آنام بلوچستان کے راستے سے ان راستوں سے یقیناً سملگنگ ہو رہی ہے یہ کوئی چھپانے والی بات نہیں ہے یہ جو ہوتا ہے اس پر جاں تک صوبائی انتظامیہ ہے اس کو ہم نے کہا ہے کہ کسی بھی صورت میں آپ سملگنگ کو نہ چھوڑیں لیکن کچھ اس طرح کے مرکزی حکومت کی طرف سے پرمث جاری کیے ہوئے ہیں افغانستان کے لیے اس کے نام پر باقاعدہ افغانستان کے لیے سملگنگ ہو رہی ہے ہم اس بات کو مانتے ہے یہ کوئی ایسی

بات نہیں ہے تو اس بارے میں کل پھر جعفر خان صاحب نے کما تھا اخبارات میں بیانات ہیں یا بالقی ساقیوں نے یہ مسئلہ اٹھایا ہے میں نے پھر سی ایم سے فون پر بات کی کہ بلوچستان میں پھر وہی مسئلہ سامنے آ رہا ہے تو سی ایم نے کما مرکز میں اس بارے میں اجلاس ہے دہلی اجلاس کر کے واپسی پر جب کوئی نیچے جاؤں تو اس مسئلے پر ہم سب بیٹھ کر کے سنجیدگی سے اس کو حل کریں گے تو اس الیوان کو اتنے حد تک میں یقین دلاتا ہوں کہ جب سی ایم نیچے جائے اس مسئلے پر ہم سب بیٹھ کر سنجیدگی سے اس پر غور کرے گے۔ یہ نہ حزب اختلاف کا مسئلہ ہے نہ حزب اقتدار کا مسئلہ ہے یہ یقیناً بلوچستان کا مسئلہ ہے جاں تک سملگنگ کا مسئلہ ہے یہ بھی حقیقت ہے کہ اس میں کچھ لوگ شریک ہیں جاں تک انتظامیہ کا مسئلہ ہے وہ بھی پاک دامن لوگ نہیں ہیں یہ بھی مانتا ہوں اور میں گزارش کرتا ہوں جعفر خان صاحب سے کہ جن افراد کا نام لے لیا ہے۔ انشاء اللہ ان افراد کے خلاف فوری طور پر ہم انکو اتری کریں گے اور کارروائی شروع کریں گے اور جاں تک یہ بات ہے کہ راہن فیلر ہے اور یا آر ڈی ہے یا لائنس ہولڈر ہے جاہل والا اس کے مطابق باقاعدہ ہم اخبارات میں دیتے ہیں کہ بھائی فوذ میں ہم نے ایک کمیٹی بنائی ہے اور وہ کمیٹی اس پر بیٹھ کر کے اس پر فیصلہ کر لیں گے تمام اخلاق سے جن حضرات کے اس بارے میں شکایت ہو کم از کم وہ شکایت ہمارے تک پہنچا دے یہ اجلاس میں تائیکو ہونے والا تھا پھر اس بنیاد پر نہ ہو سکا کہ کوئی شکایت ہمارے پاس نہیں آئی پھر ۲۵ کو ہونے والا تھا پھر نہ ہو سکا پھر ۳۰ کو ہونے والا تھا پھر نہ ہو سکا پھر وہ کوئی نہ رکھا ہے وہ اجلاس کل میں نے سیکرٹری سے پوچھا لیا اس نے کما تھا چار پہنچ درخواست گم نام میرے پاس آئی ہیں تو میری گزارش یہ ہے کہ ان کے مطابق جو بھی شکایت ہو یہاں یہ بھی بات کی گئی ہے کہ غیر حضرات کے بھائی چین پر بیٹھ کر کے گاڑی کو پاس کرتے ہیں میں واضح کرتا ہوں کہ وہ کس طرح فسٹر ہیں وہ کس طرح ہماری کاپیڈ کا فسٹر ہیں وہ استعفی دے دیں کہ ان کے بھائی چین پر بیٹھ کر کے سملگنگ کرتے ہیں اور یہاں فلور پر وہ رکھتے ہیں کہ سملگنگ پر روک تھام ہونا چاہیئے اگر کوئی بھی ثابت ہو جائے کسی فسٹر کے بھائی پر تو ہو

سب سے پہلے ہم تھانے میں جا کر اس کے خلاف ایف آئی آر درج کراؤں گا ثابت کریں لیکن ایک ایسی بات ہے اگر ثابت ہو جائے تو یہ میری ذمہ داری ہے میں جا کر کے اس کے خلاف ایف آئی آر درج کراؤں گا کہ فلاں نسٹر کے بھائی سملنگ میں ملوث ہے وہ سملنگ کرتا ہے تو جتاب والا جاں تک یہ بات کی گئی ہے کہ حکومت بلوجہان کی طرف سے باقاعدہ ہدایات ہیں کہ انتظامیہ کو فلاں کو اتنے لوڈ دیا جائے فلاں کو اتنے لوڈ دیا جائے حکومت کی طرف سے کسی ڈنی ہی اور کشہر کو ہدایات نہیں ہے اگر ہے بصورت دیگر تو وہ پھر ساتھی وہ جو یہ بات کرتے ہیں وہ بھی حکومت کا حصہ ہے تو پھر اس کا بھی اپنا حصہ ہے میں نہیں سمجھتا ہوں کہ وہ کس طرح یہ بات کرتے ہیں میں واضح کروں گا کہ حکومت کی طرف سے یہ ہدایات ہیں کہ سملنگ کو جس طرح روک سکتا ہے اس طرح روک دے کبھی یہ ہدایت حکومت بلوجہان نے نہیں کی ہے کہ فلاں کو اتنا کوٹھ دیا جائے فلاں کو اتنا کوٹھ دیا جائے جاں تک یہ بات کی گئی ہے کہ متعلق بات ہوئی میں وضاحت کروں گا چونکہ یہ تحریک جماعت علماء اسلام کے ساتھ ہے اب ہم حکومت میں ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہیں ایک حکومت ہے لیکن وڈیرہ صاحب سے سردار صاحب سے میری گزارش ہے جو انہوں نے معلومات اکھٹے کیے ہیں وہ مجھے فراہم کر دے پانچ تاریخ کو اجلاس ہے وہ دوسرا اجلاس جو آنے والا ہے اس میں انشاء اللہ یہ جتنی بھی انہوں نے وضاحت طلب کیے ہیں اس کے سامنے میں رکھ دوں گا یہ میری ذمہ داری ہے وہ مجھے دے دیں میں انشاء اللہ پانچ تاریخ کا اجلاس نہیں آئندہ جو دوسرا اجلاس آنے والا ہے اس وقت تک وہ ہم آپ کے سامنے رکھ دیں گے ہم ایسے لوگ نہیں کہ کسی بات کو چھپا سی گے میں اس قصور پر کہوں گا کہ ایک دن یہاں سوال ہوا حاجی ہرام صاحب تج پر گئے تھے ہزار گنجی کے ریاست ہاؤس کے متعلق سوال تھے میں جب گیا ہزار گنجی ریاست ہاؤس یہاں پر نہیں ہے میں آج قصور پر کہوں گا حاجی ہرام صاحب کو اس بنیاد پر کہ ہماری حکومت کا حصہ ہے اس کو کہہ دوں گا کہ ان افسران کے خلاف کارروائی کریں جن افسران نے ہمارے مجرم سے قصور پر تجویز بولا ہے حقیقت ہے جو حقیقت نہیں ہے وہ ہم سامنے لاں گے ہم چھپائیں گے نہیں فکر نہ کریں

جان سک جس بات ہو گئی کہ پاک دامن لوگوں کی بات ہو گی انسان سے کوتھی ہو سکتی ہے۔ لیکن اس فلور پر میں کہوں گا کہ اگر ایک بھی جرم جمعیت الحرامے اسلام کے خلاف ثابت ہو گا تو میں اس فلور پر استعفی دے دوں گا ایسی بات نہیں ہے ہم انشاء اللہ شکرپوش کریں گے اور نہ ہم اس لئے آئے ہیں یہ بالکل غلط سوچ ہے جو کسی کو ہوا ہے جاب والا فلور کر اسٹنگ کے بارے میں سرور خان صاحب نے بات کی ہے اس بارے میں جیسا کہ سرور خان صاحب نے نکالنے ہے میرا بھی اپنا ایک سوچ ہے فلور کر اسٹنگ کا جو بل پاس ہوا ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اب ممبر صاحبان پابند ہوں گے نہیں اب یہ ہو گیا کہ پہلے تو ممبران کو مری اور کچھ باقی جگہوں پر چھپتے تھے اور دو کروڑ ہیں کروڑ روپے میں بکتے تھے اب آپ کے لیڈر حضرات کی قیمت بڑھی ہوئی ہے اب آپ کی پارٹیاں ہیں ان میں الیکشن بھی نہیں ہے ڈکٹیٹر شپ ہے جب کچھ پارٹیوں میں ڈکٹیٹر شپ ہو پھر اس ڈکٹیٹر کو کسی نے خرید لیا اور اس نے فیصلہ کر لیا کہ اسرائیل کو مانتا پڑے گا پھر آپ کے ممبر کیا کریں گے کچھ کر سکتا ہے یا حزب اقتدار والے یا حزب اختلاف والے۔ میں ایک مثال کے طور پر بحث کھاتا ہوں۔

**عبد الرحمن مندو خیل** میں محلی چاہتا ہوں اسرائیل اور عراق کو لوگوں نے مارا یہ نہیں ہو سکتا (ماجک ہد)

**مولانا امیر زمان (سینیٹر فسٹر)** میں دوسرا مثال دے دوں گا یہ ہے کہ آپ کے ملک میں سود کا قانون چلا ہے اور آپ کی حکومت نے جو عدالت میں درخواست دیا تھا اس کو بھی **draw** کر دیا ہے اب کل اسکی میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات میں ہونے والی ہیں اس پر اگر آپ کے لیڈر کی مرضی نہ ہو تو سو آیات قرآن شریف کی آپ پڑھیں اور پلنچ چیخ گیر کی احادیث پڑھیں جب بھی آپ کے ممبر خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پریوی نہیں کر سکتے ہیں لیکن اس کی مجبوری ہو گی۔

**مسٹر سعید احمد ہاشمی** جب مولانا صاحب جذبات میں آگے نقل جاتے ہیں ہم اپنے ضمیر کو جانتے ہیں کہ کس حد تک ہم نے اپنی جماعت کی پابندی کرنی ہے اور کس حد تک

ہم نے قرآن اور اللہ کی پیروی کرنی ہے۔ (شورا

مولانا امیر زمان (سینیئر فسٹر) جتاب میں جذبات میں نہیں ہوں میں بالکل  
المیان سے بات کرتا ہوں اور جاں تک احتساب کی بات ہے وہ بھی میرے خیال میں نہیں۔  
ہم چاہتے ہیں کہ احتساب ہو اور کھلے میدان میں ہو، ہم اس سے کھلی طور پر حق ہیں لیکن  
نظر کچھ نہیں آ رہی ہے خدا کرے کہ ہو جائے جاں تک امن و امان کا مسئلہ ساتھیوں نے انھیا  
جب اپنیکر یہ بات ہے کہ صوبہ بلوجستان میں امن و امان بہتر ہے۔ باقیت دوسرے صوبوں  
کے ہماری یہاں روایت رہی ہے کہ اسکی کا اجلاس جب چلا ہے تو ایک دن ہم امن و امان  
کے لئے رکھتے ہیں تو یہ کے مرضی پر ہے آپ بنے شک اس کے لئے کوئی دن رکھیں اس پر  
آپ بحث کریں لیکن میں یہ کہ سکتا ہوں کہ دوسرے صوبوں کی پر نسبت بلوجستان امن  
و امان میں بہتر ہے اور جاں تک اسلو کی بات ہے یہ بلوجستان کی روایت ہے کہ جب  
اسکی کا اجلاس ہوتا ہے تو ہم ایک دن رکھ لیں اس پر آپ بحث کریں لیکن میں اس  
مختصر ہے آپ اس کے لئے بنے شک کوئی دن رکھ لیں اس پر آپ بحث کریں لیکن میں اس  
کے لئے یہ کہ سکتا ہوں کم از کم دوسرے صوبوں کی پر نسبت بلوجستان امن و امان میں بہتر  
ہے اور جاں تک اسلو کی بات ہے کہ بلوجستان کی روایات ہے میں نہیں سمجھتا ہوں کہ مند  
میں جو روزانہ دھڑا دھڑ قتل ہو رہے ہیں وہاں اسلو کس کی روایات ہیں ہبھاب میں جو روزانہ  
مسجدوں میں فائزگ ہوتی ہے کوئی نماز کے لئے نہیں جا سکتے ہیں مرکز میں ایک بھائی کی  
حکومت ہبھاب میں دوسرے بھائی کی حکومت۔ اس کے باوجود وہاں کلامکوف اور law and  
order کا مسئلہ ہے یہ کس کی روایات ہیں تو ایسا یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلو پر پاکستان کے  
رولر کے مطابق ہر جگہ پابندی ہے۔ اور ہم انشاء اللہ اس کو follow کریں گے تو جتاب دلالا  
جاں تک زیر و آور کے متعلق ساتھیوں نے بات کی ہے خالیہ ساتھیوں کو کچھ المیان حاصل ہو  
گیا ہو۔ تو پھر بیٹھ کر کے بات چیت کر لیں گے ہم ایک میں ہمارا صوبہ ایک ہے اس کو  
ہم نے چلانا ہے اور مناسب تو یہ ہے کہ یہ صوبہ چلانے کے لئے ہم ایک دوسرے کا ساتھ دیں۔

نگریز۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل** پوائینٹ آف آرڈر سر۔ میں مولانا صاحب کی تقریر سے بالکل مطمئن ہوں اور سردار محمد اختر صاحب کی اس تقریر سے میں مطمئن تھا کہ شریخ خان کو قرار واقعی سزا دی جائے گی اس کے خلاف انکوازی کی جائے گی لیکن اس اشورنس کے بعد سنابے اس کو ترقی دی گئی ہے most favourable person قرار دیا گیا ہے اس کو سرٹیکیٹ دیا گیا ہے اور پھر اس کو نہایا ہے کہ اس کے بیٹے کو لوکل گورنمنٹ میں ڈپوٹیشن پر لے لیا گیا ہے۔ (ماہیک بند)

**جناب ڈپٹی اسپیکر** اس ایوان کے تقدس کا بھی خیال رکھیں۔ جو کوئی کھنا چاہے کھنا رہے اور ہم سننے میں ایوان کے تقدس کا بھی خیال رکھنا ہو گا ایسا نہیں ہونا چاہیے۔

**شیخ جعفر خان مندو خیل** ایوان کا حق ہے کہ اس میں جتنا بھی بولا جائے بہتر ہے کوئی فائدہ ہو گا۔

### غیر سرکاری کارروائی

#### قراردادوں

**جناب ڈپٹی اسپیکر** میر عبدالکریم تو شیر وانی صاحب قرارداد نمبر چار پیش کریں لیکن چونکہ وہ غیر حاضر ہیں اور کسی کو تحریری اجازت بھی نہیں دیا ہے اس لئے اس کو موخر کیا جائے گا۔

میر عبدالغفور لکھتی قرارداد نمبر ۲۱ پیش کریں گے چونکہ وہ بھی غیر حاضر ہیں قرارداد کو موخر کیا جاتا ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** جاب عبدالرحیم خان مندو خیل اور سردار غلام مصطفیٰ خان ترین مشترکہ قرارداد نمبر ۲۳ پیش کریں۔

قرارداد نمبر ۲۳ میجانب عبدالرحیم خان مندو خیل اور سردار غلام مصطفیٰ خان ترین۔

**عبدالرحیم خان مندو خیل** جناب قرار داد یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے مفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ چونکہ سوئی سدرن گیس کمپنی میں مختلف آسامیوں پر تعینات طازہ میں اب تک ریگولر نہیں ہوئے ہیں حالانکہ یہ ملازمین گزشتہ میں سالوں سے تعینات ہیں لہذا صوبہ اور صوبہ کے عوام کے بہتر مفادات کے پیش نظر سوئی سدرن گیس میں تمام ایڈیاک ملازمین کو فوری طور پر ریگولر کیا جائے تاکہ ان ملازمین میں پائی جانے والی بے چینی ختم ہونے کے ساتھ ساتھ وہ دیگر متعدد مراعات کے حصول کے بھی مجاز ہونے کے متعلق ہو سکیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** قرار داد یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے مفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ چونکہ سوئی سدرن گیس کمپنی میں مختلف آسامیوں پر تعینات طازہ میں اب تک ریگولر نہیں ہوئے ہیں حالانکہ یہ ملازمین گزشتہ میں سالوں سے تعینات ہیں لہذا صوبہ اور صوبہ کے عوام کے بہتر مفادات کے پیش نظر سوئی سدرن گیس میں تمام ایڈیاک ملازمین کو فوری طور پر ریگولر کیا جائے تاکہ ان ملازمین میں پائی جانے والی بے چینی ختم ہونے کے ساتھ ساتھ وہ دیگر متعدد مراعات کے حصول کے بھی مجاز ہونے کے متعلق ہو سکیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** اب تقریر کا موقع ہے تقریر فرمائیں۔

**میر علی محمد نو تیزی (وزیر)** جناب میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔

**عبدالرحیم خان مندو خیل** جناب والا یہ مسئلہ اس طرح ہے کہ تجویی طور پر گیس نیچل گیس ہمارے صوبے سے تمام ملک کے بہت زیادہ پر شیخ میں ہمارے صوبے سے دیا جاتا ہے۔ اس میں گیس کا اپنے طور پر آئین کے آرٹیکل ۱۵۸ کے تحت باقاعدہ جناب والا تجویی طور پر ہمارے صوبے کا حق بتاتا ہے۔ آرٹیکل ۱۵۸ میں واضح الفاظ ہیں۔

جی یہ ذرا میں

Shall have precedence over other parts of pakistan in meeting  
the requirements from that well head,

یعنی

Subject to the commitment and obligations as on the  
commencing day.

کہ جس صوبے میں بھی گیس کا کنواں ہو۔ اس صوبے کا حق دوسرے صوبے سے اولیت رکھتا ہے۔ سوائے ان حالات میں جو اس آئین کے اطلاق کے دن سے پہلے کوئی وعدے ہوئے ہوں۔ یعنی ہمارے صوبے کے گیس پر ہمارے صوبے کا حق پہلے استعمال کے لئے ہے۔ لیکن اس میں آپ کو علم ہے کوئی اب مشکل مستونگ اور پشین کے لئے ہے یہ تو ایک پہلو۔ دوسرا پہلو یہ ہے جاہب والا کہ گیس یا دوسری بہت سی صفتیں ہیں جو کوئی آف کامن انٹرست کے تحت اس کی تمام پالسیاں کو نسل آف کامن انٹرست Council of Common Interest۔ میں بنالی جاتی ہیں۔ وہ ہے جاہب والا۔ آئین کے آرٹیکل ۱۵۴۔

#### ARTICLE. 154. Constitution.

(1) The Council shall formulate and regulate policies in relation to matters in part - II of the Federal Legislative List and,

جاہب والا ہوہ متعلقہ اداروں کو۔

and shall exercise supervision and control over related institutions.

یعنی کوئی آف کامن انٹرست COUNCIL OF COMMON INTEREST بشوں گیں مختلف دوسرے شعبوں کی بھی پالسیاں بناتی ہے۔ آرٹیکل کے تحت۔ یعنی گیس کے

بارے میں ہمارے صوبے کا حق اور نمبر ۲۔ اس کے بارے میں پالسیاں۔ لیکن یہ بد قسمتی  
 ہے جتاب والا کہ گیس کے نہ ہم پالسیوں میں شریک ہیں نہ اس کا استعمال ہمارے صوبے کو  
 دیا جاتا ہے۔ اور اسی طرح تمام جو سروز ہیں اس میں ہمارا بست یعنی انگریزی میں لکھتے ہیں  
 نامیں۔ نام کا حصہ۔ جب آپ گیس یا او بی ڈی ہی کے لگنے میں دلکھتے ہیں تو اس میں ہمارے  
 سروز نام کے۔ ان حالات میں ہمین سال سے ہمارے صوبے کے کچھ اہل کار تقریباً چھ سو  
 ملاز میں زیادہ سے زیادہ گریڈ، اکے اور اس کے نیچے کے گریڈ کے ہمارے چھ سو ملاز میں ہیں۔  
 سوئی سدرن گیس لکھنی میں اور وہ ابھی تک ایڈیاک پر ہیں۔ ریگولر نہیں ہیں۔ یعنی ریگولر  
 سروز کے حقوق ان کو حاصل نہیں ہیں وہ کسی وقت ان کو لکھنی یا حکومت کسی وقت  
 نوٹس دے اور ان کو فارغ کر دے ایسے حالات میں ہم دلکھتے ہیں کہ ایسے تو مجموعی طور پر  
 ہمارے او بی ڈی ہی پر حق ہے اس کے پالسی بنانے میں ہمارا حق ہے اس کے سروز  
 میں لوگوں کو لگانے میں ہمارا حق ہے زیادہ سروز کا ہمارا حق ہے۔ لیکن ان سب کو چھوڑ کر  
 ہم دلکھتے ہیں چھ سو ملاز میں وہ بھی خطرے میں ہیں۔ اور ان کو کوئی حق نہیں مل سہا ہے۔ تو  
 ہم جتاب والا اس آزمیبل ہاؤس سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس قرار داد کو حفظ طور پر  
 منظور کرے اور مرکزی گورنمنٹ سے رجوع کیا جائے کہ ان ملاز میں کو مستقل کیا جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر مولانا امیر زمان۔**

**مولانا امیر زمان (سینیئر وزیر)** جتاب اسپیکر قرار داد کا تعلق چونکہ مرکزی  
 حکومت سے ہے صوبائی حکومت کی کوشش ہے کہ صوبے کے نوجوانوں میں بے روزگاری کو  
 کم کیا جائے اور حکومت نے اس سلسلے میں حکمہ المک ایڈیٹ جی اے ڈی کو ہدایت کی ہے جتنے بھی  
 سوئی سدرن گیس میں عارضی طور پر تعینات ہے اس کی لٹ جمع کی جائے تاکہ ان کو ریگولر  
 کرنے کے لئے مرکز سے باقاعدہ طور پر اس کے لئے رجوع کرے۔ اور مرکزی حکمہ جات میں  
 صوبائی ملاز میں کی لٹ جمع کرے۔

(مداخلت)

چھپے دنوں بھی اسکلی میں پی آئی اے کے متعلق بات آئی۔ تو سب نے حفظ ملور پر اس کو منظور کر لیا جاں تک آئین کی بات انھائی گئی ہے وہ ہمارے حق میں ہے اور جاں تک اس قرار داد کا تعلق ہے وہ سب کی پالسی ہے مرکز میں جو ہمارا کوش ہے یا عام رضی طازمیں میں ان کو رسکوگار کیا جائے صرف میں یہ وضاحت کرنا چاہتا تھا۔ ایس ایڈجی اے ڈی کو ہم کہ دیں گے جتنی بھی لست ہے اس کو جمع کرے تاکہ حکومت کے تھرو ہم مرکزی حکومت کے سامنے اچھے طریقے سے رکھ لیں۔ یہ میری گزارش ہے اور ہم اس قرار داد کی حمایت کرتے ہیں۔

**سید احسان شاہ** جب اسکیکر اس میں میری گزارش ہے کہ اس میں تھوڑی ترمیم کی جائے۔ سوئی سدرن کے ساتھ ساتھ پی آئی اے۔ سرکاری بلکس۔ اور ان کے علاوہ جو سرکاری کارپوریٹیں ہیں ان تمام کو اس میں ڈالا جائے اگر تمام نہیں آ سکتے تو جو چیزوں چیدہ تھمہ جات ہیں وہ اس میں ڈالے جائیں۔

**عبد الرحمن خان مندو خیل** جب والا یہ صحیح بات ہے مگر اس میں اس طرح سے ترمیم کریں اس کی اپنی اہمیت بھی رہے۔ پی آئی اے اور دوسرے ٹکھے جات ہوں۔ جو بھی رسکوگار سرو سزیں ہیں۔

**مولانا امیر زمان (سینیٹر وزیر)** جب اسکیکر۔ مجزہ محبر کی اس بات سے ہمارا اختلاف نہیں ہے لیکن پی آئی اے کے متعلق ایک قرار داد پاس ہو چکی ہے۔ جب پاس ہو چکی ہے۔ تو اگر ایک مسئلے پر ایک قرار داد پاس ہوئی ہے تو پھر نہ ہو اور اس قرار داد کو اسی شکل میں پاس کر دیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** سوال یہ ہے کہ اس قرار داد کو اصل شکل میں منظور کیا جائے۔

(قرار داد منظور کی گئی)

**جناب ڈپٹی اسپیکر** ڈاکٹر تارا چند صاحب قرار داد نمبر ۲۵ پیش کریں۔

قرار داد نمبر ۲۵ من جانب ڈاکٹر تارا چند

**ڈاکٹر تارا چند** چونکہ صوبہ بلوچستان میں عیسائی اور پارسی وغیرہ آباد اقلیتی برادری سے تعلق رکھنے والے سرکاری و نیم سرکاری گھنوموں کے ملازمین کو ان کے مذہبی تواروں کے موقع پر عام تعطیل دی جاتی ہے۔

جبکہ صوبہ میں صدیوں سے آباد ہندو برادری سے تعلق رکھنے والے سرکاری ملازمین کو ان کے دو اہم تواروں یعنی دیوالی اور ہولی کے موقع پر عام تعطیل اور ایڈوانس تخریج نہیں دی جاتی ہے۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ ہندو برادری سے تعلق رکھنے والے سرکاری ملازمین کو بھی ان کے مذہبی تواروں کے موقع پر عام تعطیل اور ایڈوانس تخریج دی جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** چونکہ صوبہ بلوچستان میں عیسائی اور پارسی وغیرہ آباد اقلیتی برادری سے تعلق رکھنے والے سرکاری و نیم سرکاری گھنوموں کے ملازمین کو ان کے مذہبی تواروں کے موقع پر عام تعطیل دی جاتی ہے۔

جبکہ صوبہ میں صدیوں سے آباد ہندو برادری سے تعلق رکھنے والے سرکاری ملازمین کو ان کے دو اہم تواروں یعنی دیوالی اور ہولی کے موقع پر عام تعطیل اور ایڈوانس تخریج نہیں دی جاتی ہے۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ ہندو برادری سے تعلق رکھنے والے سرکاری ملازمین کو بھی ان کے مذہبی تواروں کے موقع پر عام تعطیل اور ایڈوانس تخریج دی جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** اگر محکم صاحب تقریر کرنا چاہیں تو اجازت ہے۔

**ڈاکٹر تارا چند** جب اسپیکر جیسا کہ پاکستان کے آئین میں یہ بات واضح ہے کہ ملک میں رہنے والی اقلیتوں کو مذہبی اور ثقافتی مکمل طرح سے آزادی ہوگی تو میں اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ جس طرح عیسائی برادری کو اپنے توار کے موقع

پر وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت عام تھوار کا اعلان کرتی ہے تو اس لئے میں ضروری سمجھ جوں کہ ہندو برادری کے جو سرکاری ملازمین ہیں ان کا بھی حق ہے کہ ان کے مذہبی تھواروں کے موقع پر ان کیلئے عام تعطیل کا اعلان کیا جائے یہ روایت صوبہ سندھ میں بھی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ الیوان اپنی سابقہ پاسیدہ روایات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس قرارداد کی بھر پور تھا۔

**سردار سترام سنگھ** جہاں میں رکن صوبائی اسمبلی ڈاکٹر ہارا چد کی پیش کردہ قرارداد کی تھا ہوں ان کی قرار داد حقائق پر جتنی ہے میں اپنی جماعت اور سکھ پاری برادری کی طرف سے تھا۔ اور میں یہ عرض کروں گا ہندو برادری کا حق ہے کہ اس کو ان کے مذہبی تھواروں پر دیوالی اور ہولی کے موقع پر نہ صرف عام تعطیل دی جائے بلکہ پیشگی تھواہ کی ادائیگی کو بھی یقینی بنایا جائے اس کے ساتھ ساتھ میں اس قرار داد میں ترمیم لانا چاہتا ہوں چونکہ میرا تعلق سکھ برادری سے ہے اور میرے حلقہ انتخاب میں پارسی اور بالی کمیونٹی کے لوگ بھی آتے ہیں اس لئے میں اس قرار داد میں ترمیم لانا چاہوں گا کہ پارسی بالی سکھ برادری کے تھواروں پر بھی اس قرار داد میں شامل کیا جائے ان کو بھی عام تعطیل دی جائے اور پیشگی تھواہ کو بھی یقینی بنایا جائے۔ جیسا کہ بالی کمیونٹی کے سال میں نو تھوار آتے ہیں جن میں ان کے عین اہم تھوار ہیں جو ایکس مارچ کو روزہ ہوتا ہے اور بیس مارچ کو ان کا روزہ ختم ہوتا ہے اور ایکس اپریل کو وہ اپنا تھوار عید مناتے ہیں اور ایکس اپریل ان کے مذہبی رہمنا حضرت بہاولا نے اعلان کیا تھا وہ بھی ان کا ایک اہم تھوار ہے اور میرا بالی کمیونٹی کے بارہ نومبر کو حضرت بہاولا کا پیدائش دن ہے اسی طرح پارسی کمیونٹی کے بھی عین تھوار ہیں۔ پھر اگست عیسیٰ آگسٹ اور گیارہ نومبر کو اور ہمارے سکھ برادری کے دو اہم تھوار ہیں ایک بیساکھی کا تھوار ہے جس دن سکھ مذہب وجود میں آیا تھا اور دوسرا بیساکھی کا تھوار ہر سال ۱۴ اپریل کو منایا جاتا ہے دوسرا گرو نانک صاحب کا جنم دن ہے جو کہ ہر سال پھر اس نومبر کو ہوتا ہے تو میں اس الیوان سے گزارش کروں گا کہ اس قرار داد کو ترمیم کے ساتھ منتظر کیا

جائے تو جب اپنیکر میں اس الیوان سے گزارش کروں گا کہ ترا میم کے ساتھ منظور کیا جائے۔ منظور کرتے ہوئے اس بات کا ثبوت دیں کہ ہمارے مسلمان بھائی اقلیت کے حقوق کے جدوں جد میں برابر کے شریک ہیں میرانی۔

**جناں ڈپٹی اپنیکر**      بسم اللہ خان صاحب کا کڑ

**لسم اللہ خان کا کڑ**      جب اپنیکر جیسا کہ معزز رکن نے اپنی قرارداد میں کہا ہے سردار صاحب نے بھی کہا ہم یہ صحیح ہیں اس ملک کا آئین بھی یہی ہے کہ اس ملک میں جتنے بھی مذہبی اقلیتیں ہیں انکے جو مقدس دن ہے یا تھوار کے دن ہے ان کو آئین کی پابندی کرتے ہوئے یا اسلام کی جور دے کر وہ ملک میں رہنے والی تمام اقلیتوں کا تحفظ کریں گے اور برابری کا حسوس دیں گے میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور بالخصوص بلوچستان اسلامی کے حوالے سے جو بلوچستان کی روایات ہیں اور اسلامی میں جن جماعتوں کے لوگ ہیں وہ اس حوالے سے اپنی سیاسی کارکردگی میں بست واضح رہے ہیں اور صحیح یقین ہے اور میں سب سے درخواست کروں گا کہ اس قرارداد کو سردار صاحب کی ترسیم کے ساتھ پھر ایسا نہ ہو کل ہم سکھ برادری کے لئے عمومی طور پر کہیں کہ یہاں بھی جتنی مذہبی اقلیتیں ہیں ان کے جو مذہبی تھوار ہیں ان دونوں میں ان کو یہ رخصت بھی ہونی چاہیئے اور ان کو ایڈوانس تھواہ جو ہم اپنوں کے لئے کرتے ہیں انہیں بھی ملنی چاہیئے انہی الفاظ کے ساتھ میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔

**جناں ڈپٹی اپنیکر**      جب عبدالرحیم مندو خیل صاحب۔

**عبدالرحیم خان مندو خیل**      جب اپنیکر میں بھی اس قرارداد کی حمایت کرنا ہوں ہمارے ملک میں مذہبی اقلیتیں ہیں ہمارے آئین میں ان کو تحفظ حاصل ہے جموقی طور پر ہمارے شری کی حیثیت سے اور پھر صوبے میں حتیٰ کہ اسلامیوں میں نمائندگی ہے اور ایسے ہی جموقی طور پر یعنی ہمارے ملک کے اور اسلام کے اور انسانیت کے یہ ایک حقيقة بہت ہے کہ تمام ممالک میں مذہبی اقلیتیں کو تحفظ دیا جاتا ہے ان کے مقدس دونوں کو تھوار کو

تحفظ دیا جاتا ہے ان کو شہری حقوق اور دوسرے سیاسی حقوق دیتے جاتے ہیں اس لئے یہ جو قرارداد نمبر ۲۵ مخفجات ڈاکٹر تارا چند انہوں نے یہاں جو ہندو برادری کے بارے میں بات کی ہے اور معزز رکن نے اس میں ترمیم کی تجویز دی ہے تو اس ترمیم کے ساتھ میں بھی اس کی حمایت کرتا ہوں کہ ہمارے ملک کے اور بھوگی انسانیت کے اور اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق ہے ہمارے مذہب کے مطابق مسلمانی جتاب۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** جتاب حفظیہ لوٹی صاحب۔

**سردار عبدالحفیظ لوٹی** جتاب اسپیکر میں اس قرارداد کی پر زور حمایت کرتا ہوں اور ایوان سے سفارش کرتا ہوں کہ اس قرارداد کو منظور کیا جائے کیونکہ یہ اقلیتی ارکان ہیں اور ہمارے ساتھ اچھے رہے ہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** جتاب سید احسان شاہ صاحب

**سید احسان شاہ** شکریہ جتاب اسپیکر۔ جتاب والا زیر بحث قرارداد جو ڈاکٹر تارا چند صاحب کی جانب سے پیش کی گئی ہے میں اس کی اپنی جانب سے بھرپور حمایت کرتا ہوں اور ویسے بھی جتاب والا جہاں تک اقلیتیں کے حقوق کی بات ہے وہ ہمارے دین اسلام میں بھی ہمارے مذہب میں بھی اس کی کئی مثالیں ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دور میں جب وہ کئی علاقے فتح کے سب سے پہلے لشکر اسلام کو یہی حکم دیا کہ اقلیتوں کے تحفظ اور ان کے جان و مال کی حفاظت ان کی ذمہ داری ہے۔ لہذا جہاں تک ہمارا دن ہمیں یہ کجھا ہے ہمیں یہ بداشت دیتا ہے کہ ہم اقلیتوں کا تحفظ کریں وہاں پر جتاب ہمارے ملکی آئین میں گنجائش ہے ہمارے ملکی آئین بھی جہاں تک ہماری اقلیتیں ہیں ان کو تحفظ دینے کی اور ان کو حقوق دینے کی واضح مثالیں موجود ہے اور ان میں واضح لکھا گیا ہے کہ انہیں تحفظ دیں جتاب والا جہاں تک اس قرارداد کی لینگوژ language کا تعلق ہے اس پر ذرا سمجھے اعتراض ہے چونکہ اس میں لکھا ہوا ہے چونکہ صوبہ بلوچستان میں عیسائی اور پارسی وغیرہ آباد اقلیتیں جتاب والا جہاں اردو میں وغیرہ کا لفظ آ جاتا ہے اس کا مطلب کہ اس کی اہمیت ہی نہیں ہے وغیرہ میں

عام یہ ہٹ فٹ چیزیں آ جاتی ہیں رتو میان پر جن مت بھی ہو سکتے بدھ مت بھی ہو سکتے  
دوسرے مذہب کے لوگ بھی ہو سکتے ہیں لہذا ہیں اس کو اس طرح سے کہوں گا۔ کہ عیسائی،  
پارسی اور دوسرے اقليٰ مذاہب وغیرہ کا لفظ جو اس میں ہے اس کو حذف کی جائے۔ اور جناب  
والا سترام سنگھ صاحب کے تراجمیں کے ساتھ اسکو منظور کیا جائے۔ یہ میری گزارش ہے۔ شکریہ  
جناب ڈیٰ اسپیکر اللہ داد خیر خواہ صاحب۔

مولوی اللہ داد خیر خواہ (قرآنی آیات ملاؤت فرمائیں)  
جناب اسپیکر صاحب اور معزز ارکین جس طرح الیان کے دوسرے ساتھیوں نے  
ہمارے ایک معزز رکن جناب ڈاکٹر تارا چند کی قرار داد اور جناب سترام سنگھ صاحب کی تراجمیں  
کو اور ان تراجمیں کے ساتھ منظور کرنے کے لئے قرار داد میں ہے اور ان کے حمایت میں بات  
کی میں بھی اسلامی حوالے سے ان کی حمایت میں یہ کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں لا اقراء فی  
دین۔ دین میں اس طرح کی مجبوری نہیں ہے کہ کسی کو زبردستی مسلمان بنایا جائے۔ ہاں جب  
وہ خود مرضی سے مسلمان ہو جاتا ہے تو پھر اسے احکامات کی پابندی کے لئے زبردستی کی جا  
سکتی ہے۔ اسلام میں ہر صرف پہر انسان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ جس طرح بنیادی  
ضوریات میں مسلمانوں کے ساتھ برابر کا حق رکھتا ہے اس طرح مذہب کے حوالے سے وہ  
اپنے مذہب کے مطابق زندگی گزارنے کا حق رکھتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ جب بر صیریں  
تحوڑے سے مسلمان ہکمران تھے۔ اور یہاں کے اکثریت غیر مسلم تھی پھر بھی وہ ان مسلمان  
ہکمرانوں سے خوش تھے۔ اس لئے انہوں نے یہ حقوق ان غیر مسلموں کو دینے تھے بنیادی  
ضورت بھی برابر کے مسجھن تھے انہیں حقوق ملے تھے جس مذہب کو انہوں نے پسند کیا اس  
مذہب کے مطابق وہ اپنی زندگی گزارنے میں آزاد تھے اس لئے وہ مسلمان ہکمرانوں سے خوش  
تھے آج بھی ہمارے ساتھیوں نے اگر یہ قرار داد لائی ہے تو اسلام میں صرف یہ نہیں کہ اس  
کے میں کرنے کی پابندی ہے بلکہ اسلام میں یہی بات ہے کہ جو حقوق مسلمانوں کو ملے ہیں  
مثلاً جیسے یہ دو مطالبات کرتے ہیں کہ تواروں میں چھٹی ہو اور ایڈوائس تجوہ یعنی پیشی تجوہ

ہو اگر مسلمانوں کو یہاں یہ سولتیں حاصل ہے تو اسلام ان کو بھی یہ سولتیں دینے کے لئے حکم کرتا ہے میں تائید کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ تمام ایوان اس کو منظور کرے۔ شکریہ۔

**جناب ڈپٹی اسپلیکر جناب محمد عاصم کرو گلو صاحب۔**  
**میر محمد عاصم کرو بست بست مریانی جناب اسپلیکر۔** میں اپنے معزز ممبر ڈاکٹر نارا چند کی اس قرارداد کی اپنی جانب سے اداپنی پارٹی کی جانب سے سردار سرام علّیٰ کی ترمیم کے ساتھ تمایت کرتا ہوں اور ایوان سے بھی request کرتا ہوں کہ اسے منظور کریں جناب اسپلیکر صاحب جیسے پاکستان میں سارے مذہبوں کو ان کے privillage دیے گئے ہیں میں بھجتا ہوں کہ اسکی میں بھی انہیں سیٹ دیں جو سینیوں کا مسئلہ ہے انہیں دیے گئے ہیں یہ چھٹی کا مسئلہ ہے اور ایڈوانس تکنواہ کا مسئلہ ہے اگر اسے منظور کیا جائے اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ان کا privillage بنتا ہے۔ جیسے دوسرے مذہبوں کا ان کے تواروں پر ان کے مقدس دنوں پر چھٹی کا اور ایڈوانس کا privillage دیا گیا ہے میں یہ بھجتا ہوں کہ انہیں بھی یہ privillage دیا جائے مریانی۔

**جناب ڈپٹی اسپلیکر مولانا امیر زمان صاحب سینیئر صوبائی وزیر۔**  
**مولانا امیر زمان (سینیئر وزیر)** جناب اسپلیکر میں اس قرارداد کے متعلق صرف ایک بات کی وضاحت کرتا ہوں کہ موجودہ حکومت اسلامی روایات کے مطابق بھی اور آئینی روایات کے مطابق بھی ہمارے ساتھ رہنے والے اقلیتی عوام کو برابری کی نظر سے دیکھتی ہے اور ایسے کوئی امتیازی سلوک نہیں ہو گا نہ آئین کے مطابق اور نہ اسلامی روایات کے مطابق صرف اتنی گزارش کروں گا کہ ۱۹۹۶ء میں صوبائی حکومت نے ان کے جو تواری ویوالی اور ہولی بے ان کے لئے آفیشل چھٹی منظور ہو چکی ہے پہلے سے اور آپ کے ہاں جو آفیشل چھٹیں ہیں اس کے نوٹیفیکیشن میرے پاس پڑے ہیں ۲۱ و ۲۵ میں اور جو ریگولر چھٹیاں ہیں وہ میرے خیال میں ۱۵ میں تو اس طرح میرے کھنے کا مقصد یہ ہے کہ آفیشل چھٹی تو پہلے سے ان کو مل چکی ہے تو دوسرے ساتھی جو علّیٰ، پارٹی کی تائیم ساتھ ملا کر کے اس قرارداد کو حکومت کے پاس

بیجوادیں اسلام اللہ ہم اس پر ہمدردانہ غور کر کے اور ان کا مسئلہ حل کر لیں گے۔  
جناب ڈپٹی اسپیکر سوال پاہے کہ آیا قرارداد کو سردار سترام سنگھ اور سید احسان  
شاہ کی تراجمیں کے ساتھ منظور کیا جائے۔ (قرارداد منظور ہوئی)۔  
(قرارداد تراجمیں کے ساتھ منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر میں جو قرارداد لایا ہوں قرارداد نمبر ۲۶۔ تو مولانا خیر خواہ  
صاحب چونکہ میں اجلاس کی صدارت کر رہا ہوں اس لئے مولانا خیر خواہ صاحب میری طرف سے  
ترجمانی کرے گا اور اس قرارداد کو پیش کرے گا۔ میں نے تحریری طور پر اس کو اختیار دیا ہے۔  
**مولانا اللہ واد خیر خواہ** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ قرارداد یہ ہے کہ یہ ایوان  
صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ چونکہ ضلع زیارت  
میں موسم سرما میں بخت سروی کی وجہ سے لوگ صنوبر کے درختوں کو کاٹ کر بطور ایندھن  
استعمال کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے صنوبر کے جگلات ختم ہونے کے ساتھ ساتھ  
ماخولیات کا مسئلہ بھی پیدا ہو رہا ہے۔ لہذا ضلع زیارت کو سونی گیس فراہم کرنے کے پورے  
اقدامات اٹھائے جائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر قرارداد یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا  
ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ چونکہ ضلع زیارت میں موسم سرما میں بخت سروی  
کی وجہ سے لوگ صنوبر کے درختوں کو کاٹ کر بطور ایندھن استعمال کر رہے ہیں۔ جس کی  
وجہ سے صنوبر کے جگلات ختم ہونے کے ساتھ ساتھ ماخولیات کا مسئلہ بھی پیدا ہو رہا ہے۔  
لہذا ضلع زیارت کو سونی گیس فراہم کرنے کے پورے اقدامات اٹھائے جائیں۔ مولانا صاحب اگر  
آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

**مولانا اللہ واد خیر خواہ** (عربی) جlap اسپیکر صاحب معزز ارکین جمال مک  
جگلات کی اہمیت کی بات ہے اس سے آپ بخوبی واقف ہیں کہ اللہ جل جلالہ لوگوں میں خود  
بھی لوگوں پر احسان کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے (عربی) اللہ نے فرمایا ہے کہ ہم اس زمین پر

بنات بنائے ہیں۔ (عربی) جو بھجور کے ہیں اور انگور کے ہیں (عربی) اور اس لئے جتنے جاری کیے ہیں (عربی) اتا کہ اللہ کے اس دیے ہوئے شر کو کھائیں (عربی) اور یہ سارے کام ان کے ہاتھوں سے نہیں ہوا (عربی) اکیا پھر وہ شکر بجانہیں لاتے یعنی بات ہے کہ جنگلات اللہ کے خود رو اور پیدا کردہ ہے اللہ نے اگھائے ہیں ان پر انسانی محنت اتنی زیادہ نہیں ہوئی ہے جتنے وہ خود رو ہے یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت میں بیشمار فائدے ہیں اصل فائدے تو پیدا کرنے والے حاکم ذات خود جانتے ہیں جہاں ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں درخت زیادہ ہو تو وہاں یہ ماحولیات کا سلسلہ پیدا نہیں ہوتا آج پوری دنیا کا مسئلہ بنا ہوا ہے ماحولیات جس کے لئے جنگلات اگھائے جاتے ہیں اور ان پر اربیوں روپے خرچ کیے جاتے ہیں اللہ نے ہمیں وادی زیادت میں اس طرح کا قادر تی جنگل دیا ہے صنوبر کے درختوں کا جس سے ہمیں بے شمار فائدے میرے ہے سرہ و ترقی کے لئے زیارت اسی بناء پر مرکز بنا ہوا ہے کہ وہاں پر یہ صنوبر کے درخت اگھے ہوئے ہیں اور زیارت وادی کی خوبصورتی بھی اسی درختوں پر منحصر ہے لیکن میں الیوان کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اس وقت اس جنگل کو انتہائی بے دردی سے کالا جا رہا ہے لوگ اپنے ضروریات کے لئے ان سریز درختوں کو کاٹ کر کے ان کی لکڑیوں کو خشک کر کے سردی دور کرنے کا بندوبست کرتے ہیں آپ جانتے ہیں کہ زیارت ایک سرد علاقہ ہے اور وہاں کے رہنے والے گری حاصل کرنے کے لئے اور کوئی ذریعہ نہیں رکھتے وہ مجبور ہے کہ وہ ان درختوں کو کاٹ لیں اور ان درختوں کی لکڑی سے آگ جلاعیں لہذا ہم نے اس وقت

جتناب ڈیٹی اسپلائیکر جب احسان شاہ صاحب اپنی نشت پر تشریف لے جائے۔

مولانا اللہ داد خیر خواہ لہذا اس بناء پر چونکہ ان درختوں کی اشد ضرورت ہے ان کی بھائی کی اشد ضرورت ہے ہم نے یہ قرار داد لایا کہ زیارت والوں کو گلیں پوری طور پر فراہم کیا جائے سردی کے لئے اپنے کھانے کی چیزیں پکانے کے لئے یہ ایک بہترین تبادل ذریعہ ہے کہ زیارت والوں کو گلیں فراہم ہو جائے تو یہ بھی ان درختوں کو بکالنے کا بہترین ذریعہ ہے

اور دیے بھی گئیں چونکہ بلوچستان سے نکتی ہے شرعی خلافت سے بھی، اخلاقی خلافت سے بھی، آئینی خلافت سے بھی سب سے پہلے حقدار صوبہ بلوچستان ہے بلوچستان کے رہنے والے ہیں کہ ان کو یہ گئیں فراہم ہو جائے مگر افسوس سے کھانپتا ہے ہم زیارت کے لئے ضور بات کریں گے وہاں ان کی زیادہ ضرورت ہے لیکن حال یہ ہے کہ کوئی سے دس میل کے فاصلے پر ہند اوڑک کو ابھی تک گئیں فراہم نہیں کی گئی میں یہ مطالب ضرور کروں گا کہ اگر بلوچستان کا یہ ایک دولت ہے تو اس دولت سے پہلے بلوچستان والوں کو لا ماں کیا جائے ان کے پاس پہنچانے کے لئے زیادہ خرچ بلوچستان ہی میں ہوتا ہے اس لئے کہ رقبہ بڑا ہے اور پانچ لے جانے کے لئے خرچ ہوتے ہیں لہذا اس میں جو پیسے دیے جاتے ہیں وہ آبادی کی بیشاد پر نہیں بلکہ رقبے کی بیشاد پر دیے جائیں تاکہ یہاں کے دور دراز علاقوں کو لپٹنے اس صوبے کی یہ دولت اور یہ سولت آسمانی سے پہنچانے جائے میں ایک بار پھر اپنی قرارداد کے حق میں آپ حضرات سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ اس کے تائید کر کے زیارت والوں پر بھی رحم کھائیں اور اپنے جگلات کو بھی پکائے و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين۔

**جتناب ڈپٹی اسپیکر** جتاب پرنس موسیٰ جان صاحب فلور آپ کے پاس ہے۔  
**پرنس موسیٰ جان** جتاب میں مولانا صاحب کی تحریک کی جگہ پور حمایت کرتا ہوں جگلات جو ہیں اور آج کل دیے تو ان کا امپارٹمنٹ دنیا میں کافی ہا لیکن چھپے عین چالیس سالوں سے دنیا میں آلوگی اتنی زیادہ ہو گئی ہے کہ آپ کو جتاب اسپیکر یہ پتہ ہو گا کہ ان کے پکانے کا آلوگی سے بچنے کا جو واحد طریقہ ہے وہ ہم زیادہ درخت لگائیں تاکہ ہمارا آئما سفیر جو ہے وہ صاف ہوں جتاب عالیٰ ایک چھوٹیٰ سی ترمیم میں اپنا ڈالنا چاہوں گا کیونکہ میرا علاقہ بھی جس طرح آپ نے زیارت کا کام میرا تعلق تلات سے ہے اور ایک بہت بڑا صنوبر کا جنگل جو آنکھیوں سے شروع ہوتا ہے اور کوہ ماران ایک علاقہ ہے وہاں تک جس کی لمبائی کوئی ۲۵ میل اور اس بات کی میرے خیال میں دوسری صاحب یٹھے ہوئے ہیں ان کا تعلق بھی اس علاقے سے ہے اور سردار بہادر خان صاحب بھی اسی علاقے سے کچھ ان کا بھی لگتا

ہے اور دوسرا جوان کا جو ایڈ ہے جتاب وہ قلات سے شروع ہوتا ہے اور گزگ ایک علاقہ ہے  
وہاں تک جاتا ہے تو ایک کافی بڑا ایریا ہے جس کے لئے اس دفعہ بلوچستان گورنمنٹ کافی  
بڑی رقم رکھی گئی ہے اور اسی کے لئے تو پچھلی گورنمنٹ میں جو گیس مستونگ تک آچکی ہے  
پچھلی گورنمنٹ میں کوئی عین دفعہ یہ چوتھا سال ہے جتاب جو سینٹرل گورنمنٹ آتی ہے وہ  
یہ وحدہ کر کے جاتے ہیں ۔ جتاب عالیٰ قلات کی گیس کا سروے بھی کیا گیا ہے اور اس سال  
انہیں پہلے بھی دینے تھے لیکن سننے میں ایسا آیا ہے کہ جو ہماری انٹرم گورنمنٹ آئی انہوں نے  
یہ پہلے کیس اور ڈاؤڈ کر دیے ہیں میرے خیال کوئی باکس کروز روپے تھے میں ایوان سے  
یہ گزارش کروں گا کہ اگر میری یہ تراجم اور جیسے ہیں حمایت کرتا ہوں زیارت کے ساتھ  
اگر قلات کو بھی گیس فراہم کیا جائے کیونکہ جتاب قلات میں کوئی ۲۸ یا ۲۹ ہزار لوگ رہتے ہیں  
اور قلات بھی زیارت کی طرح ایک بست سخت سرد علاقہ ہے اس کی بلندی سات ہزار فٹ پر  
ہم رہتے ہیں وہاں شکوہ نہ ہے نہ گیس ہے نہ کچھ ہے تو لوگ مجبوراً صنوبر کے جو درخت ہیں  
ان کو کاشنے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور میں بھگھا ہوں ہمارے بلوچستان کا ایک بست بلکہ دنیا  
میں جتاب کی توجہ دلانا چاہوں گا صنوبر دنیا میں صرف دو جگوں پر پائے جاتے ہیں ایک  
ہمارے پاکستان میں جو آپ کے ٹوب سے شروع ہوتا ہے جو تقریباً ختم ہمارے علاقے تک ہو  
جاتے ہیں اور دوسرا بڑا جو صنوبر جگل ہے تار تھامریکہ میں کہی ہے جتاب تو میں یہ بھرپور  
حمایت کروں گا میرانی کر کے یہ ایوان اس قرارداد کو منظور کر دیں اور گیس کی فراہمی  
زیارت کو بھی فراہم کریں یہیں بھی فراہم کریں جس طرح مولانا صاحب نے کہا ہے یہ ہماری  
بد قسمتی ہے گیں ہمارے علاقے لے نکلتی ہے، ہمارے بھائی لکڑی جلاتے ہیں لیکن گیس  
انہیں نہیں ملتی لیکن اگر آپ دیکھیں جتاب پارہ چتار، کراچی اور پنجاب کے کونے کونے میں  
گیس جا رہی ہے وہ اس سے فائدہ حاصل کر رہے ہیں ہم جو یہ پروڈیوزر کر رہے ہیں یہیں اس  
کا کوئی فائدہ حاصل نہیں تو میں اسکی سے درخواست کروں گا کہ اس قرارداد کو اگر باری  
اکثریت سے منفور کر لیں بست میرانی جی

جناب ڈپٹی اسپیکر جب اسلام گلی صاحب سے گزارش ہے کہ اخبار سے کام لے جئے  
اُبھی تو نماز کا نائم بھی ہے۔

محمد اسلام گلی بھی میں ایک منٹ میں بھی جب اسپیکر میں آپ ہی کی پیش کردہ جو  
مولانا خیر خواہ نے پیش کیا آپ کی تجویز کردہ اور انہوں نے جو پیش کیا میں اس کی ہائیڈ کرتا  
ہوں چونکہ یہ ہمارے لئے ایک بنیادی ضرورت ہے جیسے کہ معزز اداکنے نے کہا کہ گلی میں جو  
ہیں بلوجھستان میں پیدا ہوتی ہے یہاں سے ہزاروں کلو میٹر دور ملک کے دوسروں حصوں تک  
لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں مستفید ہو رہے ہیں لیکن بلوجھستان میں ہوتے ہوئے بھی ہم اس  
سے محروم ہیں جیسے کہ آریبل ممبر عبدالرحمیم صاحب نے پاکستان کے آجمن کے  
آرٹیکل شاید ۱۹۸ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ۵۸ کا سوری ۵۸ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس  
آرٹیکل میں یہی ہے کہ چونکہ گلیں جاں سے لئے اگرچہ ایک یہ گلیں جوہ ہے جیسے کہ  
چھپے دنوں اخبار میں آیا تھا کہ یہ قوی دولت ہے لیکن اگر یہ گلیں جاں سے لئے جس  
علقہ سے بہاں اس میں مخصوص رعایت دی جائے اس علاقے کے لئے لیکن ہم دکھ  
رہے ہیں جب ہم رائٹنگ کی بات کرتے ہیں اور دوسری چیزوں کی ہم وفاق سے مطالبہ کرتے ہیں  
وہ ہمیں اپنے جائز حقوق نہیں دیتے لیکن کم از کم جاں پر یہ گلیں پیدا ہوتی ہے بہاں تک تو یہ  
بنیادی ضرورت پوری کی جائے جبکہ ملک کے دوسرے ہزاروں کلو میٹر دور ان کو لے جایا  
گیا کہ یہاں جگلات کی قلت ہے ماحدیات کو روکنے کے لیے اس کو صاف کرنے کے لئے جگلات  
کا ایک اہم روپ ہے لیکن بلوجھستان میں میں یہی کہوں گا کہ ایسے بھی علاقے ہیں جاں  
ایندھن کے لئے کوئی ذریعہ نہیں ہے یہاں تو پھر بھی قدرت کے درخت ہیں کہ ان کے کائی  
سے ماحدیات پر اثر پتا ہے لیکن یہاں تو یہ سولتیں کہ ایندھن جلانے کے لئے اس خیک  
مکری کو جلا کر گزارہ تو کیا جا سکتا ہے لیکن ایسے علاقے ہیں جاں بنیادی طور پر جگلات نہیں  
ہیں میدان ہیں وہاں پر زیادہ ضرورت ہے گلیں فراہم کرنے کی تو ایذا میں اس قرارداد کی  
محابیت کرتا ہوں کہ زیارت میں قلات میں جو سرد علاقے میں جاں جگلات ہیں جگلات کو بھی

تحفظ ملے کے لوگ سردی سے محفوظ ہو سکیں لیکن بلوچستان کے دوسرے علاقے جاں یہ درخت بھی ایندھن جلانے کی سولت نہیں ہے وہاں تمام بلوچستان کی ایک اہم ضرورت ہے وہاں کیس فراہم کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر بعد میں رکھیں گے اب نماز کیلئے وقفہ کرتے ہیں سوا دو بجے تک۔

(اجلاس ایک نج کر ۲۵ مٹ پر نماز کے لئے متوی ہو گیا۔)

(دوبارہ کارروائی دونج کر ۲۵ مٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی اسپیکر شروع ہوئی۔)

جناب ڈپٹی اسپیکر زیارت کو سوئی گیس فراہم کرنے کی قرار داد کے متعلق میں فلور عبدالرحیم مندو خیل صاحب کے حوالے کرتا ہوں۔ جناب عبدالرحیم خان مندو خیل صاحب۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب اسپیکر میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے قرار داد نمبر ۲۶ جو آپ نے اور پھر آپ کی طرف سے مولانا اللہداد خیر خواہ صاحب نے پیش کیا ہے اس پر میں اپنی معروضات پیش کروں ہم اس قرار داد کی جناب حمایت کرتے ہیں اس کے ساتھ جناب یعنی جناب کے اور آرٹیبل باؤس کے سامنے میں اپنا کچھ معروضات رکھنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہاں تو ایک ایسی دلیل دی گئی ہے کہ چونکہ ہمارے جگہات صنوبر کے جگہات ہیں یہ بھی ختم ہو رہے ہیں لوگ لکڑی ایندھن کے لئے استعمال کر رہے ہیں اور اس سے اس جگہ کو نقصان پہنچ رہا ہے اس کے علاوہ بھی میں عرض کروں گا جناب کہ میں باؤس کے سامنے یہ خصوصی طور پر باؤس کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ اس کو ذرا باؤس غور سے توجہ سے دیکھیں وہ یہ ہے کہ آرٹیبل ۱۵۲ میں آئین کے اس میں ہمارے تمام ملک کے لئے ایک کو نسل آف کامن انٹرست بنایا گیا اور پھر اس کو نسل آف کامن انٹرست کا جو ڈھانچہ ہے اس کا ذکر ہے کہ کون کون اسکے ممبر اسکے بعد کو نسل آف کامن انٹرست کا ۱۵۲ آرٹیبل کے تحت کو نسل آف کامن انٹرست کے اختیارات جائے گے ہیں یہ کو نسل آف کامن انٹرست کے اختیارات کا میں عرض کروں گا اس کے الفاظ یہ

ہیں ہمارا ہاؤس ہماری گورنمنٹ یعنی اس پر ذرا زیادہ توجہ دیں کیونکہ ہمارے تمام حقوق کا  
اس سے متعلق ہے وہ الفاظ یہ ہیں۔

(1) The Council shall formulate and regulate policies in relation  
to matters in part - II of the federal legislative list.

یعنی باقی کے علاوہ جو اس میں اختیارات ہیں ایک اہم بات یہ ہے کہ فیڈرل جلیٹیو لسٹ Federal legislative list یعنی فیڈرل جو لسٹ ہے اس کا پارٹ ٹو ہے اس پارٹ ٹو کے  
بارے میں تمام پالیسیاں کو نسل آف کامن انٹرست بنائے گا۔ تمام پالیسیاں الفاظ یہ ہیں۔

Formulate and regulate policies in relation to a matters.

ان معاملات میں گئی بھی ہے یعنی جب ہم فیڈرل لیسٹ دیکھتے ہیں پارٹ ٹو تو اس میں  
گئی بھی ہے اس کی پالیسی کو بنانا ریگولیٹ کرنا یہ کو نسل آف کامن انٹرست کا کام ہے اور  
اس میں ایک بات اضافہ ذرada دیکھیں۔

and shall exercise supervision and control over related  
situations.

متحفظہ اداروں کا کنٹرول اور سپریویشن یعنی ان سے متعلق جو بھی ادارے ہیں آپ کچھیں  
واپس آپ کچھیں اور جی ڈی سی ہی یعنی ہاں جو کو نسل آف کامن انٹرست کے اختیارات ہیں اس  
میں پالیسی بنانے کا اور ان اداروں کو کنٹرول کرنے کا یعنی ان اداروں کو And shall  
exercise supervision and control over related situations.

یعنی گئیں اور گئیں کی او جی ڈی سی اس کا ہمارے کو نسل آف کامن انٹرست کا جناب والا حق  
ہے کہ وہ پالیسی بنائیں آپ جب پالیسی بنائیں گے تو اس پالیسی میں ایک یہ بات بھی آتی ہے  
کہ گئیں کہاں فراہم ہو آپ ہمارے صوبے کا اس کے علاوہ دوسرا حوالہ میں دون گا ۱۸۵  
آرٹیکل ۱۵۸ اس میں واضح الفاظ ہیں الفاظ یہ ہیں

قدرتی گیں کے ضروریات کی ترجیح کس کو حاصل ہے ترجیح یہاں واضح لکھا ہے

The province in which a well Head of Natural gas is Situated

جس صوبے میں قدرتی گیں کا کنوں ہے وہ صوبہ

Shall have precedence over other parts of Pakistan.

پاکستان کے دوسرے صوبوں کے بل مقابل ان کو ترجیح حاصل ہو گی ان کو اولیت حاصل ہو گی۔

In meeting the requirements from that well Head.

اس کنوں سے اس صوبے کے ضروریات کو پورا کرنے کے لئے یعنی اولیت اس صوبے کو حاصل ہے۔

Subject to the Commitments and obligations is on the

Commencing day.

سوائے یہ کہ آئین جس دن بن رہا تھا اس وقت تک اگر کوئی گورنمنٹ یا وادھہ پلے سے ہوا ہے اس کے علاوہ باقی سب جو ہے صوبے کا حق پلے ہے تو اس لئے سب ملا کر جب ہم دیکھتے ہیں جب والا کہ یہ صرف جگات کے حوالے سے بھی نہیں اس صوبے کا حق سب سے زیادہ نیچل گیں پھر خاص کر سوئی کا علاقہ یا دوسرے علاقوں جہاں یہ قدرتی گیں پیدا ہوتی ہے اس لئے ہمارے صوبے کا حق ہے۔ اس کے بارے میں ایک دوسری قرارداد کے حوالے سے میں نے عرض کیا ہے کہ بخشش مسونگ اور پیشین کو سوئی گیں دے رہے ہیں اور وہ بھی ان کا بڑا احسان ہے اور احسان کرتے ہیں۔ ہم کجھتے ہیں کہ آپ سرمایہ کریں گورنمنٹ سے ہم درخواست کرتے ہیں۔ کہ آپ کو نسل آف کامن انٹرست میں باقاعدہ ایک ہمارا نیشنر ہوتا ہے۔ بلکہ چیف نیشنر کو نسل آف کامن انٹرست کا ممبر ہوتا ہے۔ کو نسل آف کامن انٹرست کے ممبر صوبے کے چیف نیشنر ہوں گے۔ اور ان چیف نیشنر کی تعداد کے وفاقی حکومت کے وزیر ہوتے ہیں۔ یعنی چیف نیشنر ہمارے صوبے کا ممبر ہو گا اور وہ

پالسیاں بنائے گا اور وہ فحیطے کرے گا۔ تو ہم گورنمنٹ سے گزارش کرتے ہیں کہ آپ کو نسل آف کامن انٹرست میں اپنی صبر شپ اور ان پالسیوں کو بنانے میں اور نچھل گیس کے بارے میں زیارت کو دینے کی ہم تھا یت کرتے ہیں۔ خواہ آپ اس کو اکیلا اس طرح رکھنا چاہتے ہیں یا جو اس میں ترمیم ہے پرانے صاحب نے دیا ہے کہ وہ قلات تک بھی ہو بلکہ میں اس کو اس طرح رکھوں گا کہ اس کا راستہ بھی یہی ہے یہاں سے زیارت کا یہی راستہ اور مسلم باغ کا راستہ اختیار کر کے جنوب کی طرف بھی ہو۔ یہ تدریتی طور پر بھی ہونا چاہیئے وہ اس کے ساتھ میں باقی ہاؤس سے روکنیٹ کروں گا کہ آپ اس کو حفظہ طور پر منظور کریں۔ اور اس میں باقاعدہ حکومت اس میں دلچسپی لے اور یہ منظور ہو جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** جناب مولانا عبدالواسع صاحب۔

**مولانا عبدالواسع** الحمد للہ۔ جناب اسپیکر۔ زیارت کی گئیں کے متعلق اس معزز الیوان میں بحث ہو رہی ہے۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں جناب اسپیکر۔ اس سے پہلے کہ ہم زیارت کے بارے میں قرارداد کو منظور کرتے ہیں یا مسترد۔ بلکہ اس معزز الیوان میں سال بی سال سے ہم نے یہ قراردادیں پیش کی ہے۔ اور رحیم مندوخیل نے جس حوالے کا ذکر کیا ہے دفعہ ۱۵۸۔ اس حوالے سے ہم نے کئی قراردادیں یہاں سے پاس کی ہیں۔ کہ بھائی ہمارے ساتھ اس آئین کے مطابق اور جو اس آئین کے مطابق یہ ملک چلا رہے ہیں یہاں اس ملک میں کوئی وزیر اعظم شپ پر ہیں تو وہ بھی اس آئین کے حوالے سے ہے۔ اگر کوئی اس ملک میں صدر کے عمدے پر فائز ہیں تو اس آئین کے حوالے سے ہے۔ اس ملک میں جو اکثریت اور اقلیت کے فحیطے کرتے ہیں تو اس آئین کے رو سے ہے۔ جب تمام فحیطے اس آئین کی رو سے ہوتے ہیں۔ اور ہمارے اوپر مسلط کئے ہوتے ہیں اور ہم ملتے بھی ہیں کہ یہ ہمارا آئین ہے اس وجہ سے ہمارے اوپر نواز شریف وزیر اعظم ہیں ہم ملتے ہیں کہ فاروق لغاری صاحب ہمارا صدر ہیں۔ تو جب آئین کا سارا لیتے ہوئے ہمارے صدر ہیں۔ جب ہم اپنا حق اور اس غریب صوبے کا حق اس آئین کے رو سے ملتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں۔ یہ مطالبہ

نہیں ہونا چاہیے۔ ہماری قرار دادوں کے بغیر ہمیں اس آئین کے حوالے سے حق دینا چاہیے تھا۔ لیکن قرار دادوں اور مطالبات اس وقت ہوتے ہیں جب آئین میں کوئی گنجائش نہ ہو۔ آئین میں کوئی تعین نہ ہو تو پھر بعد میں ایوانوں سے قرار دادوں ہوتی ہیں۔ جب یہ واضح ہے اور کتنی سالوں سے ہمارے ساتھ ظلم ہو رہا ہے۔ تو ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ پورے بلوچستان کو سب سے پہلے گیس دینا چاہیے۔ بلوچستان کے جس کوئے میں ہو۔ میں اس قرار داد کو پاس کرنے میں یہ تجویز میں کرتا ہوں کہ اگر دوسرے علاقے اس میں شامل کرتے ہیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ لیکن زیارت کے حوالے سے قرار داد مولانا فضیل اللہ صاحب نے لایا ہے۔ زیارت کو دو وجہ سے گیس ملنا چاہیے ایک وجہ تو جگلات۔ حکومت جگلات لگانے کے لئے اربوں روپے خرچ کرتی ہے۔ ہر پہ کرتے ہیں ان جگلات کی بعد میں اتنی خلافت بھی نہیں ہے۔ لیکن جب قدرت نے ہمیں ایسی نعمت عطا کی ہے۔ اربوں کھربوں روپے ہم یہ خلاع کر رہے ہیں۔ حکومت کی اس میں کوئی معقولیت نہیں ہے دوسری طرف جتاب اپسیکر پاں سروی کے دیگر سرد ترین علاقے میں جیسا کہ پرانے صاحب نے کہا ہے پچھر۔ قلات مسٹونگ سرد ترین علاقے ہیں اور اسی طرح ایک بات اور واضح کرنا چاہتا ہوں۔ زیارت کے ساتھ ساتھ موی خیل مسلم باغ اور بر شور اور اس حد تک جتاب اپسیکر وہ سروے بھی ہو چکے ہیں ان کے لیے میرا خیال میں کام شروع کرنے کے لیے پچھلی گورنمنٹ نے دو میں میں میں ۲۲ کروڑ ٹرانسیشن لائن بچھانے کے لیے کام شروع کرنے کے ہدایات جاری کیے تھے کوئی روپے میرے خیال ان کے ٹرانسیشن لائن کے لیے رکھے گئے تھے تو جتاب اپسیکر جیسے پرانے موی جان صاحب نے فرمایا کہ موجودہ حکومت نے قلات کے لیے جو پیسے منفور کیے گئے تھے اور اس پر کام شروع کرنے کے لیے تمام کارروائیاں مکمل ہو چکی تھیں اسی طرح مسلم باغ کے لیے اور بر شور کے لیے خانوڈی وغیرہ اس حد تک اور اس سے بڑھ کے ٹوب تک جتاب اپسیکر ہماری دو میں میں ہوئیں ہمارے حضرت شیرانی صاحب کی قیادت میں دیا کرائی میں تو ٹوب اور لور الائی تک **feasibility** رپورٹ بھی بن چکی تھی تو پھر

جباب اپنیکر اب موجودہ حکومت نے میرے خیال میں وہ ساری جو رُنا فسیشن لائن قات کیلے یا قبان مسلم باغ کے طرف یا خانوzenی برشور کے لیے رکھے گئے تھے تو وہ سارے دوسرے مخصوصوں کے لیے شفت کر دی اور بلوجھن کے لیے جو پہلے حکومت نے ایک تھوڑا سا منصوبہ قات یا مسلم باغ اکب جو بنایا تھا جباب اپنیکر وہ بھی ختم کر دیا گیا تو جباب اپنیکر ہم اس حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ خدارا جو پچھلی حکومت میں بھی ہمیں اس وقت بھی حق نہیں دیا جا سکتا تھا پھر بھی اس حکومت نے جو چھوٹا موتا کام یا چھوٹی رقم اس علاقوں کے لیے رکھ دی لیکن اس حکومت نے وہ ختم کر دیا اور اس کے ساتھ ساتھ ہم پھر اس معزز ایوان کے توسط سے مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ خدارا ہمارے ساتھ اس آئین کے رو سے اس وفات کے رو سے ہمارے ساتھ اچھا تعلوں کیا جائے اور ہمیں حق دیا جائے اور ہمارے اس غریب عوام پر رحم کریں اور ہمیں اس پر بجور نہ کیا جائے کہ ہم اچھا جگہ کریں یا سرکوں پر نکل آئیں نہ یہ قرار دادوں پر ہمیں بجور کریں بلکہ جس طرح آپ اپنا وزیر اعظم شپ پر اپنی صدارت اپنا اس آئین کے رو سے حق کھجھتے ہیں تو ہم بھی یہ اپنے صوبے کو گئیں پہچانا سب سے پہلے یعنی دوسرے صوبوں سے پہلے ہمیں گئیں دلانا بھی اپنا ہم حق کھجھتے ہیں تو یہ حق دے دیا جائے تو جباب اپنیکر اس معزز ایوان کے توسط سے ایک بار پھر ہم یہ مطالبہ دوہرائی ہوں و آخر دعویٰ بِسَمْ اللّٰهِ الرَّبِّ الْعَالَمِينَ۔

**بِسَمِ اللّٰهِ خَانِ كَاكُڑ** جباب اپنیکر قرار داد نمبر ۲۶ جو پیش کی گئی اس پر بحث ہو رہی ہے میں یہ واضح کرتا ہوں کہ قرار داد میں جو بنیاد لیا گیا ہے وہ بہت محضور بہاذ ہے کہ جنگلات تباہ ہو رہے ہیں لہذا ہمیں زیارت کے لیے گئیں دیا جائے میں اس کو درست نہیں سمجھتا میں سمجھتا ہوں کہ گئیں پورے بلوجھن کی ضرورت ہے صرف زیارت میں سردی نہیں پڑتی بلوجھن کے اور بہت سے علاقے میں جماں سردی پڑتی ہے اور بھی لوگوں کو ایندھن کے لیے ضرورت ہوتے ہیں وہاں اگر درخت نہیں ہے تو وہ بھاڑیاں وہ جو بوٹی ہے انکو کمال کے استعمال کر رہے ہیں جس کے لیے واٹر شیڈ water shed کے ذریعے دوبارہ پہاڑوں پر یہ

گیں پورے بلوچستان کی ضرورت ہر جگہ پر ایندھن کے طور پر استعمال ہوتی ہے اور صرف سردیوں میں استعمال نہیں ہوتی بلکہ اور بہت حوالوں سے بھی گیس کام آتی ہے آج ہم گیس کے حوالے سے بلوچستان کی گورنمنٹ اپنے بالکل ایک آئینی موقف اختیار کرتی جب کوئی آف کامن انٹرست میں اور آئینی طور پر یہ ہمارا حق ہے ہماری گورنمنٹ کو یہ مسئلہ کو نسل آف کامن انٹرست میں اٹھانا چاہیے اور اس کے لیے بالکل آئینی مہریں سے رجوع کر کے اپنے حق گورنمنٹ کو اعتماد میں لینا چاہیے اب میرا علاقہ ہے مجھ سے ۸ میل کے فاصلے تک گیس پیپلی ہے اس کے بعد نہیں ہے میں بھوں گا جی گستان قلعہ عبداللہ کوکل وہ دوسرے یہ صنوبر کے درخت بلوچستان میں ثوب سے شروع ہو کر قلات تک ہے یہ صرف زیارت میں نہیں ہے مسلم باغ سے کاڑ خراسان جاتے ہوئے ان پہاڑوں میں یہی درخت ہے جیسے جنگلات کا میں سمجھتا ہوں کہ ان بین الاقوایی اداروں سے جیسے ہم مطالبة کر رہے ہیں جو آج کل Environment کے حوالے سے بسق رہے ہیں جیسے ان کو ہم convince کر رہے ہیں گیں ہم دو گیں ہمارا حق ہے یہ ہماری ضرورت ہے اس قرار داد کو اس طریقے سے بنایا جائے کہ گیں بلوچستان کے حق کو تسلیم کرتے ہوئے پورے بلوچستان کے لیے ۔ اس لیے میں یہ کہتا ہوں کہ ہماری گیں پیدا کرنے والی جو کمپنیاں ہیں وہ بہت بڑی منافع کھاری ہیں لیکن ہمیں جو گیں سرچارج دی جا رہی ہے وہ جو گیں کمپنیاں سوئی سدرن سوئی نادرن جو گیں پھیلاتی ہے بچاتی ہے ہمارے سب پیسے اس پر جاتے ہیں اور ان کا یہاں کام نہیں ہوتا وہ جو اردوں کھربیوں روپے ہمارے وہ لے لیتے ہیں وہ چنگاب میں مندہ میں صوبہ سرحد میں ملک کے کسی اور حصوں میں وہ ڈیپلمٹ کے کام کرتے ہیں بلوچستان میں نہیں کرتے ہمیں اس قرارداد کو اس طریقے سے لانا چاہیے کہ گیں ہم سب کی ضرورت ہے اس کے اپنے علاقے کے حوالے سے میں یہ سمجھتا ہوں چونکہ جنگلات تباہ ہو رہے ہیں تو ہمارے علاقوں میں بھی جنگلات والا علاقہ ہے میں سمجھتا ہوں بہت بخوبی بہانہ ہے یہ اور بات ہے اس پر ۳ ترجیح رکھیں کہ پورے بلوچستان کے لیے گیں فراہم کرنے کے مصوبے بنائے جائیں اور

بطور ہمارے حق کے بجائے جائیں یہ ہو سکتا ہے کہ ترجیح باز علاقوں کو مختلف وجوہات کی وجہ سے زیارت کو ترجیح دی جائے مسلم باع کی نسبت کہ پہلے زیارت پہنچ پھر مسلم باع لیکن صرف زیارت کے حوالے سے میں واضح طور پر یہ کہوں گا کہ یہ ہماری ایک بڑی نگزوری اور جھگٹات ایک بہت نگزور بہانہ ہے وہ ہمیں اس چیز پر اپنا آئینی حق جانتے ہوئے آئینی طور پر اس سے کو مرکزی حکومت کے ساتھ اخھانا چاہیئے اور بیک وقت ان چیزوں کے ساتھ اس کو لفک [link](#) کرنا چاہیئے کہ اگر آئین کا یہ آرٹیکل نہیں مانا جاتا تو میرا حق محفوظ کر رہا ہے تو وہ نہیں مان رہے ہیں وہ مجھ سے میرا حق چھین رہا ہے تو میں پھر کیوں پابند ہوں ان آرٹیکل کو مانوں جو تمہارے فائدے میں ہے اس کا بالکل آئینی مسئلہ بنایا جائے اور اس قرارداد کو اس صورت میں میں اس قرارداد کی تجارت کی بھی مصلحت کی تھت نہیں کروں گا ہمارے دوست کجھے ہیں کہ زیارت کو گیس فراہم ہو رہی تھی لبم اللہ نے خلافت کی کس مصلحت کا شکار ہوئے بغیر یہ درست بات ہے کہ باز علاقوں کو ترجیح دی جانی چاہیئے لیکن گیس ہمارا حق ہے اس کے لیے آئینی طور پر ہماری حکومت کو ایک مطیع موقوف کے ساتھ آج تین اپنے سینئر صوبائی وزیر سے بحیثیت حکومت کے نمائندے ہیں آج موقع ہے جیسے آپ کہتے ہیں کہ پہلے آپ گندم کی ضرورت کو پورا کرو گے اضافی گندم ہمیں ملے گی تو یہ گیس بھی اسی طریقے سے ہے کہ جب ہماری ضرورت پوری کرے گی پھر تمہارا حق بنتا ہے اور یہ آئین میں لکھا ہوا ہے اس سے کو اس طرح لے کوئی نقلات کے لے ملنگے کوئی زیارت کے لیے ملنگے کوئی کاکڑ خراسان کو شامل کریں میرے لیے وہ ہے کہ اس میں گھٹان آئے اور مولوی اللہ داد غیر خواہ صاحب دس میل پر پڑے ہوئے ہیں تو کیا یہاں پر یہ لوگ درخت نہیں کاٹ رہے ہیں ہند اوڑک میں کیا یہاں ایندھن کے طور پر درخت نہیں کاٹے جا رہے ہیں تو بجائے اس کو ایک اپنے اپنے حلقتے یا علاقے کے حوالے سے پورے بلوجھان کے لیے اس مسئلے کو میں اس قرارداد کی اس صورت میں خلافت کروں گا اس کو آئینی طور پر وہ کر کے ہماری حکومت کو نسل آف کامن انٹرست کے حوالے سے اور آئینی دفاتر کے حوالے سے جس میں ہمارا حق بنتا ہے اس قرارداد

میں اس طریقے سے ترسیم کیا جائے تو میں اس کی حمایت کرتا ہوں اس موجودہ صورت میں  
میں اس قرارداد کی حمایت نہیں کرتا ہوں غیرکیہ۔

**سید احسان شاہ** شکریہ جتاب میں بھی اس پر لانا چاہتا ہوں یہ قرارداد نمبر ۲۶ جو  
آپ نے پیش کی تھی اور آپ کے توسط سے مولانا اللہ داد خیر خواہ نے اس ایوان میں پیش  
کیا جتاب والا اس میں کوئی مشکل نہیں کہ صوبہ کے جگہات ہمارے ملک کے لیے عاصم طور پر  
ہمارے صوبے کے لیے انتہائی قیمتی املاک ہے پتہ نہیں ہمارے ایک معزز رکن نے اس  
جگہات کے مسئلے کو ایک آئینی قانونی جگہ کا حوالہ دے کر ان دونوں چیزوں کو mix up  
کیوں کیا ہے یہی سمجھتا ہوں کہ اس قرارداد کو پیش کرنے میں مجرک کے ذمیں میں جگہات  
بچانے کے لیے اقدامات ہیں کہ اس جگہات کو جو قیمتی املاک ہے اس ملک کا اور اس صوبے کا  
اس کو کیسے بچایا جائے۔ اسی لئے قرارداد پیش کی گئی ہے۔ تو جتاب والا اس سلسلے میں جہاں  
ملک جگہات کی تباہی کا تعلق ہے اس سے پہلے والے حکومتوں نے بھی وقتاً فوقتاً  
کوششیں کی ہیں۔ اور مجھے ایک دفعہ اچھی طرح یاد ہے کہ گرفتہ حکومت نے مرد اول آصف  
صاحب خود کو نہ آئے اور زیارت گئے اور زیارت میں جگہات کو بچانے کے نام سے  
کروڑوں روپے کے دہان گیس سلینڈر اور چھٹے زیارت کے مکینوں میں بلنٹے۔ پتہ نہیں  
اس کا کتنا اثر پڑا وہی پر یا اس سے انکو سولتیں دینے کے بعد جگہات کی تباہی میں کتنی کمی  
آئی۔ یہ تو آپ بہتر جا سکتے ہیں یہ آپ کا علاقہ ہے۔ لیکن جتاب والا اس سلسلے میں میری  
گزارش ہے کہ اسی پالسی کو اپناتے ہوئے جو گرفتہ حکومت نے دہان کے لوگوں کو ایک سوlut  
دی تھی اس میں ہم مزید اضافہ کریں اور اس قرارداد میں تراجمیں لائیں۔ کہ جب تک دہان گیس  
کی سپلائی نہیں ہوتی۔ اس وقت تک زیارت ویلی کے مکینوں کو فی گھرانہ ہر ماہ ایک گیس سلینڈر  
مفت فراہم کی جائے۔ حکومت کی طرف سے۔ یہ میری ترسیم ہے جو میں لانا چاہتا ہوں۔ اور  
جباب والا جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ گیس ہمارا حق ہے صوبے کا چونکہ گیس ہمارے  
صوبے سے نکل رہی ہے اس لئے لوچھاں میں رہنے والا شخص کا ہے کہ اس سے اس کو فائدہ

نہیں۔ یہ ایک علیحدہ مسئلہ ہے۔ اس کے لئے قرار داد لانی ہے یا اس کے لئے کوئی باقاعدہ مرکز کے ساتھ قانونی جگ لڑنی ہے اس کے الگ راستے ہیں۔ طریقے اس کے الگ ہیں۔ جناب والا ان الفاظ کے ساتھ میں اجازت چاہوں گا۔ کہ اگر وہ موقع یہاں پر آیا۔ انشاء اللہ میں سمجھا ہوں کہ پورا ہال بھرپور انداز میں اس قرار داد کی یا اس قانون کی حمایت کرے گا۔ وہ خالی گیس کے متعلق نہیں۔ ہم میں سے کوئی اختلاف نہیں رکھیں گے حکومت کا اپوزیشن کا۔ یا جماعتوں کا۔ ہم سب ایک ہیں۔ شکریہ جناب۔

### جناب ڈپٹی اسپیکر جناب مصطفیٰ ترین صاحب۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین جناب گیس کی بات ہو رہی ہے یہ بات حقیقت ہے کہ ہر جگہ گیس کی ضرورت پر رہی ہے لیکن ہمیں یہ بھی سوچتا ہے کہ ہم نے ایک جگ لڑنی ہے اور اس کے لئے ایک پلانگ کی ضرورت ہو گی اگر ہم ممبر صاحبان اکٹھے مل کر کے اس حقوق کے لئے جدوجہد کریں اور ایک پلانگ بنائیں کہ اس پر چلیں جب ہم لوگ اپنے حقوق حاصل کر سکتے ہیں جناب والا جیسا کہ تمام ممبر صاحبان نے سب نے ہی رائے دی کہ اس صوبے میں ہر جگہ گیس کی ضرورت ہے آپ کے کوئی کوئی کے لئے ضرورت ہے ایک تو ہم لوگ دیکھیں کہ جو بھی قرار داد پاس کرتے ہیں اس کا کیا تجھے لکا۔ کچھ اس پر عمل درآمد ہوا ہے ہم اس پر نہیں سوچتے ہیں قرار داد پر قرار داد لے آتے ہیں اور اس کو پاس کر کے پھر اس کے پیچے کوئی کارروائی نہیں کرتے ہیں جیسا کہ گیس کی ہر جگہ ضرورت ہے اس وقت مرکزی گورنمنٹ کے زور آور لوگ ہیں ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو اس وقت زیارت اور قلات یہ گورنمنٹ جیسا کہ بسم اللہ خان نے کہا اس کو ترجیح بندیاں پر کر دے۔ ہم ایک لامحہ عمل کے تحت مرکز سے ہم یہ کہیں کہ ہم نے یہ کرنا ہے۔ ترجیح بندیاں پر دیا جائے۔ تاکہ ایک کام شروع ہو جائے ایسے نہیں کہ ہم لوگ ایک قرار داد پاس کرتے ہیں اور پھر کچھ نہیں اس سال اگر ہم لوگ یہی کوشش کریں کہ کم سے کم ان دو جگہوں پر تو کام شروع ہو جائے اگلے سال پھر دوسرے کے باری آئے۔ اگر اسی طرح ہم لوگ قرار داد پاس کر لیتے ہیں میری حکومت سے یہ گزارش ہے کہ

وہ ہر قرار داد کے پیچے اگر وہ مرکز نہیں ماتا ہے تو اس کے لئے ممبر کوئی طریقہ نکالا چاہیے لہنی ہے یہ جگہ ہم ملک کے لڑیں گے اس میں اس صوبے کے حقوق کی بات ہے جیسے کہ ہم لوگوں نے صوبے کے حقوق کیلئے کونسی جگہ لڑی ہے کس طرح ہمارے ممبر صاحبین نے کہا ہے کہ ہم غیر آئینی بات نہیں کرتے ہیں۔ اس میں ہمارا حق ہے اس صوبے کا حق ہے جب آئین نے ہم کو دیا ہے پاکستان کے آئین نے ہم کو دیا ہے ہم کیوں ان سے مقابلہ نہیں کریں کیوں ان کے ساتھ ہم آئینی راستہ اختیار نہیں کریں۔ جناب اسپیکر میری یہی تجویز ہے کہ ترجیحی بنیاد پر کام شروع کیا جائے مرکز کے ساتھ شروع کیا جائے ایسے قرار دادوں سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ کہ ہم لوگ پاس کریں لکن قرار دادوں پاس ہو چکی ہیں جس ممبر نے بھی قرار داد میں کی ہے اس کو پتہ نہیں ہے کہ ہماری قرار داد کا کیا ہوا ہے کہاں تک گئی ہے کیا ہوا ہے کیا نہیں ہوا ہے۔ میری یہ تجویز ہے کہ ترجیحی بنیاد پر شروع کیا جائے اور مرکز کو کجا جائے کہ آپ نے فی الفور ہمیں دتنا ہے یہ میرا آئینی حق بتا ہے جب جا کر ہماری ترقی ہو گی اور آنگے بڑھ سکتے ہیں تو اس قرار داد کے ہم حق میں ہیں۔ جیسا کہ مولانا عبد الواسع نے کہا کروڑوں روپے یاں جگلات پر خرچ ہوتے ہیں لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے ہر سال کروڑوں روپے ہٹلائے ہوتے ہیں اور یہ جگلات جو کہ آپ اربوں کروڑوں ڈالروں سے نہیں بناسکتے ہیں اس کو آپ لوگ تباہ کر رہے ہیں اس صوبے کے ٹوٹی جگلات کو آپ تباہ کر رہے ہیں۔ تو میری یہی عرض ہے کہ اس جگلات کو بچایا جائے وہ بھی ہمارے فائدے میں ہے ہمارے صوبے کا ہے ایک طرف سے ہم کو گئیں نہیں مل رہی ہے دوسری طرف ہمارے جگلات تباہ ہو رہے ہیں۔ تو جناب اسپیکر ہم اس قرار داد کے حق میں ہیں اور یہ توقع رکھتے ہیں کہ اس معاملے میں گورنمنٹ تھوڑا سا قدم آنگے بڑھائے ہم ان کے ساتھ میں۔ ملکریہ۔

**جناب ڈسٹریکٹ اسپیکر** جناب صوبائی وزیر مولانا امیر زمان صاحب -

**مولانا امیر زمان (سینیٹر وزیر)** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اسپیکر جان ملک موجودہ قرار داد کا تعلق ہے گورنمنٹ کی طرف سے اس قرار داد کی مکمل جماعت کرتے ہیں

ضلع زیارت کے جو آپ نے گزارش کی ہے وہ آپ کی ترجیحی کرتے ہوئے ہیں یہ گزارش کروں گا کہ یہ قرارداد جو آپ نے لایا ہے وہ اس لیے کہ زیارت میں جتنے بھی جگلات ہیں وہ سب تباہ ہو رہے ہیں وہاں لوگوں کے پاس گئیں نہیں ہے تو اس کو جلانے کے لیے کافی ہیں اور دوسرا آپ کے زیارت کے جو جنگل ہیں وہاں ایک بیماری لگ چکی ہے اس کے باارے میں شاید حاجی بہرام خان صاحب کو زیادہ علم ہو گا کچھ درختوں کی کنسٹرکٹوں کا جانا ہے یہ کیا ہے جنگلات والے بھی اس کو کاٹ رہے ہیں تاکہ اس بیماری کو کنٹرول کریں جب ایک طرف سے ہم بیماری کنٹرول کرنے کے لیے اس کو کاٹ رہے ہیں۔ یہ تو میرے خیال میں ایک سال میں ختم ہو جائے گا آپ سے میری یہی گزارش ہے کہ اس بنیاد پر زیارت میں گئیں کی انتہائی ضرورت ہے اور دوسری گزارش یہ ہے کہ زیارت جیسا لورالائی ہے ثوب ہے قلعہ سیف اللہ ہے یا اس طرف سے قلات ہے اس کا سروے بھی مکمل ہو چکا ہے اور وہ **Feasibility** رپورٹ میرے ساتھ پڑی ہے ایکنک کے مینگ میں ہم نے یہ مسئلہ انخیابی بھی بات اس طرح ہے کہ زیارت کے مطابق بات ابھی چل رہی ہے ایک ساتھی نے وہاں سے جو بیرونی ہے کہ اس میں ذرا ترمیم کیا جائے اس کی تلافت نہیں کریں گے ایسی بات نہیں ہے لیکن فی الحال میرے ساتھیوں سے یہ گزارش ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے اس قرارداد کی ہم حمایت کرتے ہیں کہ اس کو منظور کیا جائے جہاں تک بسم اللہ صاحب نے بات کی ہے لگھان کی بات ہے یا اور بات ہے یا جیسا عبدالرحیم مندوخیل صاحب نے کہا ہے اس کے مطابق ایک یقینی بات ہے کہ آئینی حقوق کے لیے عوام نے ہم پر اعتماد کیا اب عوام کے اعتماد کو بحال رکھنا یہ موجودہ حکومت کی ذمہ داری ہے اس کے مطابق آپ کے اسکلی میں میں نے چار قراردادیں دی ہیں وہ انشاء اللہ اسی اجلاسوں میں آئیں گے پھر جو میرے ذہن میں جو بیرونی ہے میں ساتھیوں کے ساتھ رکھ دوں گا اور پھر بسم اللہ صاحب سے بھی گزارش کروں گا کہ آپ آئیں ابھی بسم اللہ کریں اس بارے میں ساتھ ہو جائیں ابھی وہ کوشش کر رہے تھے کہ مجھے ذرا جذباتی بناں چونکہ یہ قرار دا ایک علاقے سے متعلق ہے اس کی ہم حمایت کرتے ہیں اور وہ جو آئینی جنگ ہے وہ چار

قرارداد چار مسائل پر through out بلوجہان کے لیے آپ کے اسمبلی میں آنے والا ہے اس پر پھر معزز اراکین سے میری گزارش ہے کہ وہ اچھے تجویز دے دیں کہ ہم مرکزی حکومت کے ساتھ وہ اپنا کیس کس طرح دہاں پر رکھیں اور کس طرح سے ہم اس کے سامنے جائیں اور کس طرح ہم آئینی جنگ لڑیں اور کس طرح ہم اپنا حق وصول کریں اس وقت میں اپنی تجویز بھی دے دوں گا اور ساتھیوں کی تجویز بھی آئیں گے اس پر پھر مشورہ کریں گے چونکہ بلوجہان کا مسئلہ ہے کوئی حزب اقتدار اور حزب اختلاف کا مسئلہ نہیں ہے فی الحال حکومت کی طرف سے ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** بہر حال بسم اللہ صاحب نے جوابت کی اس کے مطابق مولانا امیر زمان کی ایک قرارداد آنے والی ہے سازے صوبے کے لیے تو سوال یہ ہے کہ آیا اس قرارداد کو جناب پرنس موسیٰ جان صاحب اور سید احسان شاہ صاحب کی ترمیم کے ساتھ منظور کی جائے؟

(قرارداد ترمیم کے ساتھ منظور کی گئی)

**مولانا امیر زمان (سینیئر وزیر)** اس فلور پر میں ایک وضاحت کروں گا اس طرف سے جن ساتھیوں نے دو عین مسائل اٹھائے اور میں نے گزارش کی وہ مواد مجھے فراہم کر دے تاکہ آئندہ اجلاس کے لیے وہ پروف میں آپ کے سامنے رکھ دوں گا لیکن وہ تو مجھے پروف فراہم نہیں ہوئی ہے لہذا میں نے جو ذمہ داری اٹھائی ہے اس ذمہ داری پر میں قائم ہوں لیکن وہ ساتھی چلے گئے وہ پروف انہوں نے ہمیں نہیں دیا ہے کل وہ اسی فلور پر وہ نکلوہ کریں گے پھر اس کے ذمہ داری ہم نہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** اب اسمبلی کی کارروائی موزخ ۵ جولائی، ۱۹۹۷ء بوقت ۱۱ بجے صحیح لکھ کے لیے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اجلاس عین بج کر دس منٹ بعد دوپر مورخ ۵ جولائی، ۱۹۹۷ء گلزارہ بجے صحیح لکھ کے لئے ملتوی ہو گیا)۔